عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

نبوتِ محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والتحیہ)

جلد: ۲۹ | ۹ تا ۱۴؍ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸؍ فروری ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۸

چاند تارے زمیں پر اُتر آئے ہیں
آپ جب دُنیا میں تشریف لائے ہیں

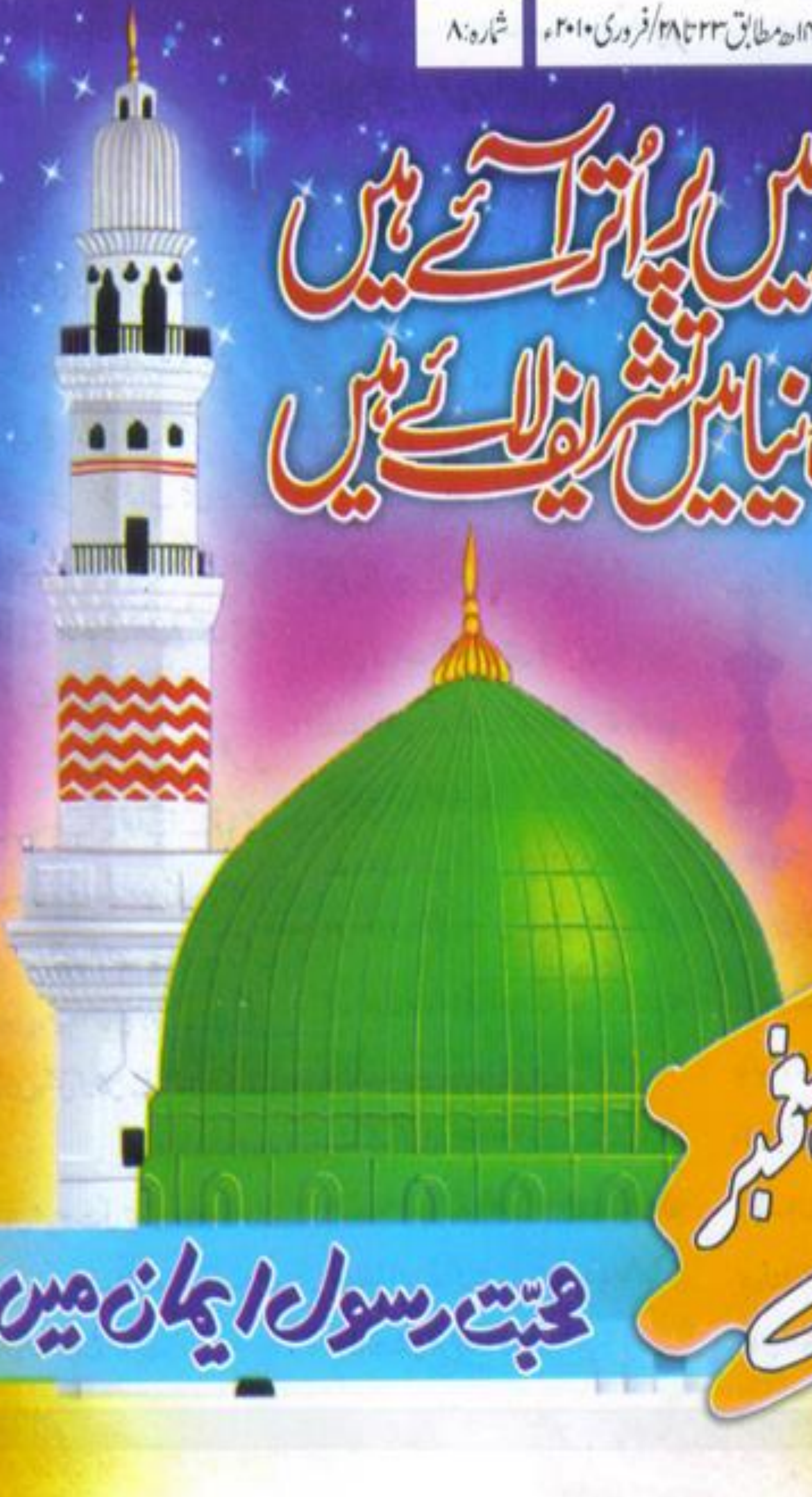

سیرتِ پیغمبر آخر الزماں

محبتِ رسول ایمان میں سے ہے

مولانا سعید احمد جلال پوری

چار پائی کے سامنے نماز پڑھنا

محمد سلیم، کراچی

س:...... خالی چارپائی سامنے ہے، صرف چادر اور تکیہ رکھا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں نماز ہوجائے گی؟

ج:...... اگر اس کے پائے کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھی گئی تو نماز ہوجائے گی۔

خواب میں سانپ، گوشت دیکھنا

اہلیہ بشیر احمد، ڈنمارک

س:...... میں اکثر خواب میں بڑے بڑے لمبے سانپ، گوشت اور خون دیکھتی ہوں، جب کہیں جانا یا چڑھنا چاہتی ہوں تو نہیں چڑھ سکتی یعنی ناکامی کے خواب دیکھتی ہوں؟

ج:...... شیطانی خواب ہیں، فکر کی ضرورت نہیں ہے، جب ایسا خواب آئے تو بائیں جانب کروٹ بدل کر تھوک کر سوجائیں۔

س:...... ایک خواب یہ ہے جو کہ میں اکثر دیکھتی ہوں، میرا امتحان نزدیک ہے، لیکن میری تیاری نہیں، یعنی کہ میں نے امتحان کے لئے پڑھا نہیں؟

ج:...... جی ہاں! یہ موت کی تیاری اور قبر و آخرت سے غفلت برتنے کی طرف اشارہ ہے، آپ دین و شریعت پر عمل کرنا شروع کردیں۔

وراثت میں بہنوں کا حصہ

محمد فاروق جونیجو، سجاول

س:...... مولانا صاحب! میری والدہ کی ایک بہن اور تین بھائی ہیں، ہم شروع میں بہت ہی غریب ہوا کرتے تھے، میرے والد ٹھیلا لگایا کرتے تھے، ۱۹۸۶ء میں بڑے ماموں نے ایک بہت ہی بڑی چکی آٹے کی لگائی، ساتھ میں تین دکانیں بھی بنوائیں، بڑے ماموں نے بغیر مانگے والدہ کو ایک دکان دے دی، جو آج تک ہمارے پاس ہے، تقریباً بائیس سال ہوگئے ہیں، پچھلے سال بڑے ماموں کا انتقال ہوگیا، اللہ تعالیٰ ماموں کو جنت الفردوس میں جگہ دیں۔ آمین۔ بڑے ماموں کے انتقال کے بعد چھوٹے ماموں کی نیت میں کھوٹ پیدا ہوگیا ہے، اب وہ ہم سے دکان واپس مانگ رہے ہیں، ماموں کے پاس الحمدللہ ٹھیک ٹھاک پراپرٹی، زمینیں موجود ہیں، میری خالہ کراچی میں رہتی ہیں، کروڑوں کی پراپرٹی ہونے کے باوجود میری والدہ اور خالہ نے کبھی بھی اپنا حصہ بھائیوں سے نہیں مانگا۔ بڑے ماموں نے دکان بھی بغیر مانگے دی، الحمدللہ! ہم نے بھی بڑے ماموں کے ساتھ تمام مشکلات میں بھرپور ساتھ دیا۔ مولانا صاحب! سوال یہ ہے کہ ہمارے مذہب میں کیا بہنوں کا حصہ ہوتا ہے؟ اگر جائیداد میں بہنوں کا حصہ ہوتا ہے جو نہیں دیتے، ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟ ہمارے چھوٹے ماموں کا دکان واپس لینے کا عمل کیسا ہے؟ قرآن اور شریعت کے مطابق بتائیں؟

ج:...... اگر آپ کے نانا اور نانی کی کوئی جائیداد تھی تو آپ کی والدہ اور خالہ صاحبہ کا بھی ان میں سے حصہ تھا، مثلاً اگر ماموں کو دو دو لاکھ آتا تھا تو خالہ اور والدہ کو بھی ایک ایک لاکھ ملتا۔ بہرحال اگر ماموؤں نے والدین کی جائیداد میں سے یا ان کی وراثت میں سے اپنی بہنوں کو کوئی حصہ نہیں دیا تو وہ عنداللہ مجرم ہوں گے، بہرحال اگر آپ کے بڑے ماموں نے اپنے والدین کی جائیداد میں سے آپ کی والدہ کو بطور حصہ کے دکان دی تھی تو چھوٹے ماموں واپس نہیں لے سکتے۔ ہاں آپ کی والدہ یہ کہہ سکتی ہیں کہ آپ میری وراثت کا پورا حصہ دے دیں تو میں یہ دکان واپس کردوں گی۔ واللہ اعلم۔

Powered by : www.khatm-e-nubuwwat.info

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری	صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری	مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ ۹تا۱۴ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۳تا۲۸/فروری ۲۰۱۰ء شمارہ:۸

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

چالیس دن میں دوسرا قتل عام	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
چاند تارے زمیں پر اتر آئے ہیں	۶	لئیق اعظمی
سیرت پیغمبر آخرالزماں ﷺ	۷	مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی
نبوت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والتحیہ)	۱۱	مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ
علماء اور مسلم اسکالرسوئس عوام پر توجہ دیں	۱۳	پروفیسر متین الرحمٰن مرتضیٰ
محبت رسولؐ... ایمان میں سے ہے (۲)	۱۵	ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
وفاق کی مجلس عاملہ کے حالیہ فیصلے	۱۹	مولانا محمد حنیف جالندھری
شیزان کی مصنوعات مسلمانوں کیلئے ناجائز	۲۲	مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ
ملحد گامائی گروہ اور علمائے اسلام کا کردار	۲۳	مولانا عبدالغفار شیرانی
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

اللہ تعالیٰ کا بندے کو بھلا دینا

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن آدمی کو ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ وہ بھیڑ کے بچے کی طرح (ذلیل وحقیر) ہوگا، پس اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تجھ کو بہت کچھ عطا کیا تھا، میں نے تجھے مال ودولت سے نوازا تھا، میں نے تجھ پر انعامات کئے تھے، پس تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ: اے پروردگار! میں نے مال خوب جمع کیا اور اسے خوب بڑھایا، اور اسے زیادہ سے زیادہ حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں، اب مجھے واپس کردیجئے، میں اسے لے کر آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ: مجھے یہ بتا کہ تو نے آگے کیا بھیجا تھا؟ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں نے اسے خوب جمع کیا اور خوب بڑھایا اور اسے زیادہ سے زیادہ حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں، اب مجھے واپس بھیج دیجئے، وہ سارے کا سارا آپ کو لاکر دے دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب بندے نے کوئی خیر آگے نہ بھیجی ہو تو اسے دوزخ کی طرف چلتا کردیا جائے گا۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۶۵)

''حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا میں نے تیرے کان اور آنکھیں (اور دیگر اعضاء صحیح سالم) نہیں بنائے تھے؟ کیا تجھ کو مال واولاد نہیں دی تھی؟ کیا چوپاؤں اور مویشیوں کو تیرے لئے مسخر نہیں کیا تھا؟ اور کیا تجھے ایسا نہیں بنادیا تھا کہ تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا، اور لوگوں سے خراج وصول کرتا تھا؟ یہ بتا کہ کیا تو اس دن کی ملاقات کا گمان رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: نہیں! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: آج میں بھی تجھے بھلادوں گا جیسا کہ تو نے مجھے بھلادیا تھا۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۶۵)

بھلا دینے سے مراد ہے عذاب میں چھوڑ دینا اور خبرگیری نہ کرنا، مطلب یہ کہ تو میری بے شمار نعمتوں سے نفع اُٹھاتا رہا، مگر تو نے میرے اَحکام کی پروا نہیں کی، اور نہ آخرت کی پیشی اور حساب وکتاب کو یاد رکھا، اس کی پاداش میں آج تجھ کو اس طرح عذاب میں رکھا جائے گا، جیسے کسی چیز کو رکھ کر بھول جاتے ہیں۔

یہ انسان کی بڑی رذالت اور کمینگی ہے کہ وہ انعاماتِ الٰہیہ کی ناشکری کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اس کی طاعت وبندگی میں خرچ کرنے کے بجائے اس کی نافرمانی وحکم عدولی میں صرف کرے۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: ''یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا'' (اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر بندے اور بندی پر گواہی دے گی، جس شخص نے جو عمل اس کی پشت پر کیا تھا، یوں کہے گی کہ: فلاں شخص نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کا حکم دیا (اور وہ حکمِ الٰہی سے بیان کرے گی)۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۶۵)

انسان جو نیک یا بدعمل کرتا ہے تو اس کا ایک ریکارڈ تو علمِ الٰہی میں موجود ہے، دُوسرا لوحِ محفوظ میں محفوظ ہے، تیسرا کراماً کاتبین کے نامۂ اعمال میں ثبت ہورہا ہے، چوتھا انسان کے اعضاء وجوارح میں ریکارڈ ہورہا ہے، پانچواں زمین کی سطح میں ریکارڈ ہورہا ہے، جس طرح ٹیپ ریکارڈر انسان کی آواز ریکارڈ کرتا ہے، اور جس طرح ٹیلی وژن کے آلات سے اس کی ایک ایک حرکت وسکون کو محفوظ کرلیا جاتا ہے، اسی طرح زمین بھی انسان کے اچھے بُرے اعمال کو ریکارڈ کررہی ہے، اور قیامت کے دن وہ اپنا تمام ریکارڈ اُگل دے گی، اور انسان کے ایک ایک عمل پر گواہی دے گی کہ اس نے فلاں وقت نماز نہ پڑھی تھی، چوری کی تھی، کسی نامحرم کو بُری نظر سے دیکھا تھا، وغیر ذالک۔ حق تعالیٰ شانہ اپنی شان کریمی سے بندے کی پردہ پوشی فرمائیں تو ان کی رحمت ہے، ورنہ جب انسانی اعضاء وجوارح اور زمین کے اجزا بھی اس کے خلاف شہادت دینے لگیں تو اس کی ذلت ورُسوائی کا کیا ٹھکانہ ہے!

''اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا، اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّکَ بِیْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ'' ☆

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

چالیس دن میں دوسرا قتل عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

۵/فروری ۲۰۱۰ء مطابق ۲۰/صفر المظفر ۱۴۳۱ھ معمول کا دن تھا، مگر نامعلوم کس وجہ سے اس سے ایک دن قبل اس کے بارہ میں سنسنی پھیلائی جانے لگی اور یہ افواہیں گشت کرنے لگیں کہ کل یوم یکجہتی کشمیر ہے اور اہل تشیع کا چہلم بھی، اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں اسلام اور پاکستان دشمن ان اجتماعات میں دہشت گردی یا بمباری نہ کردیں، لہٰذا ایک دن قبل جمعرات کو ہی کراچی کی فضا تقریباً بوجھل بوجھل تھی۔

میرے خیال میں جمعرات کو کراچی کیا پاکستان اور پوری اسلامی دنیا کی فضا بوجھل تھی، اس لئے کہ اس دن ملعون امریکا نے، اسلام، پاکستان اور سندھ کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے خلاف سزا کا فیصلہ کرکے اس کا عندیہ دیا کہ اس کو ۶۰ سال کی قیدکی سزا ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کوئی دہشت گرد نہیں تھی بلکہ جدید دور کی جدید تعلیم یافتہ اور لکھی پڑھی خاتون تھی اور امریکا کی رہائشی تھی، مگر جب سے اس نے امریکی درندگی کے مظاہر اور مسلمانوں کے خلاف اس کی جارحیت کو بچشم خود قریب سے دیکھا، اس وقت سے اسے نہ صرف امریکا سے بلکہ مغربی تہذیب وتمدن سے نفرت ہوگئی، اس نے امریکا اور امریکی نیشنلٹی چھوڑ چھاڑ کر واپس کراچی کو اپنا مستقر بنالیا اور اسلام و مسلمانوں کے بارہ میں سوچنے اور ان کی مظلومیت پر کڑھنے لگی۔ عین ممکن ہے کہ اس دوران اس نے اپنی حلال آمدنی سے کچھ اسلام اور مسلمانوں کی مدد بھی کی ہو، اسلام دشمنوں کی نگاہ میں اس کا یہی جرم اتنا بڑا تھا کہ اس کو کراچی سے دن دہاڑے اپنے بچوں سمیت اغوا کیا گیا، پہلے افغانستان کے عقوبت خانوں میں پابند سلاسل رکھا گیا، اس پر ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑے گئے، اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا، یقین جانئے کہ اس کے ساتھ وہ کچھ کیا گیا، جس کے تذکرہ سے خون کھول جاتا ہے، آج تک اس کے بچوں کے بارے میں کچھ خبر نہیں، ایک خبر ہے کہ ایک بچے کو تشدد کرکے جیل میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے، جبکہ بچی کے بارہ میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں، اتنا عرصہ کے بعد اب امریکا نے اپنی جھوٹی سی آئی اے کو سچا ثابت کرنے کے لئے اس نیم جان خاتون کو سزا سنائی ہے آفرین ہے اس مظلومہ کے عزم وہمت کو، جس نے دشمن کی اس سزا کو خندہ پیشانی سے قبول کرلیا۔

اس فیصلہ کے اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو سزا سنائے جانے کے بعد قریب قریب ہر مسلمان بوجھل بوجھل تھا اور امریکا کی درندگی اور دہشت گردی کی طرف متوجہ تھا کہ اس ملعون نے حسب دستور دنیا بھر کے میڈیا کو، انصاف پسند انسانوں اور کراچی کے غیور مسلمانوں کی سوچوں کے دھارے کو بدلنے کے لئے عین جمعہ کے دن نہایت سفاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو بم دھماکے کرائے اور اس میں مجموعی اعتبار سے ۳۲ افراد خاک وخون میں تڑپائے گئے جبکہ سو سے زیادہ افراد زخمی ہوگئے، اس ظلم وتشدد اور بربریت پر جتنا بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے دشمن کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ناحق مارے جانے والے مسلمانوں کی مغفرت فرمائے اور زخمیوں کو صحت وعافیت عطا فرمائے۔ آمین۔ اس سانحہ کے بعد اندازہ ہوا کہ اس دن فضا بوجھل کیوں تھی اور افواہیں کیوں گشت کررہی تھیں؟ اس لئے کہ ذہنی طور پر لوگوں کو اس کے لئے تیار کیا جارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

چاند تارے زمیں پر اتر آئے ہیں

آپ ﷺ دنیا میں تشریف جب لائے ہیں

آپ ﷺ سے پہلے جو بھی نبی آئے ہیں
آپ ﷺ جیسی وہ عظمت کہاں پائے ہیں

چاند تارے زمیں پر اتر آئے ہیں
آپ ﷺ دنیا میں تشریف جب لائے ہیں

فرش سے عرش تک نور ہی نور ہے
ہر طرف نیکیوں کے حسیں سائے ہیں

ہر بُرائی مٹی، پھول دل کے کھلے
آپ ﷺ نے دشت میں رنگ برسائے ہیں

جو سفینے تھے طوفاں میں اٹکے ہوئے
آپ ﷺ نے وہ کنارے پہ پہنچائے ہیں

آپ ﷺ جیسی کسی کو نہ عظمت ملی
خاتم الانبیاء آپ ﷺ کہلائے ہیں

سارے غم مٹ گئے دل کو خوشیاں ملیں
بن کے رحمت ہمارے نبی ﷺ آئے ہیں

شرک حیران ہے، کفر ویران ہے
آپ ﷺ نے معجزے ایسے دکھلائے ہیں

نعت احمد سنائیں گے کہتے ہیں سب
جب لئیق اعظمی بزم میں آئے ہیں

لئیق اعظمی (اعظم گڑھ)

سیرت پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

ذات عالی نسب:

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانوں اور پوری مخلوق میں سب سے بزرگ شخصیت بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے خاندان میں پیدا کیا، جو عرب کا سب سے شریف اور بہترین خاندان تھا۔

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے بزرگوں میں سے کوئی مرد و عورت بطور سفاح (بغیر نکاح) کے نہیں ملے، خدا تعالیٰ مجھ کو ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف مصفیٰ و مہذب کر کے منتقل کرتا رہا، جب کبھی دو شاخیں ہوئیں تو (جیسے عرب و عجم پھر قریش و غیر قریش) تو میں بہترین شاخ میں رہا۔''

(کذا فی المواہب)

شجرۂ عالی مقام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ نسب یہ ہے:

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر (قریش) بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔''

☆...... عدنان سے ابراہیم علیہ السلام تک آپ کے شجرہ نسب کے بارے میں جو روایات ہیں وہ محدثین کے نزدیک زیادہ معتبر نہیں۔

☆...... والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب یوں ہے:

بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب، اس سے آگے طرفین سے شجرہ نسب مل جاتا ہے... یعنی کلاب پر پہنچ کر آپ کا پدری اور مادری سلسلۂ نسب ایک ہو جاتا ہے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی کا نام فاطمہ اور نانی کا نام برہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دادیاں اور نانیاں خاندان قریش کے معزز گھرانوں کی صاحبزادیاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبہ اور برادری کو قریش کہا جاتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریتیم تھے، یعنی آپ کے کوئی بہن یا بھائی نہ تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین:

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کا نام عبداللہ تھا اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا، حضرت عبدالمطلب کے دس یا تیرہ بیٹے اور چھ لڑکیاں تھیں، ان سب میں عبداللہ سب سے زیادہ خوبصورت، فرمانبردار اور چہیتے تھے، نہایت پاک دامن اور باحیاء نوجوان تھے، عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کی شادی کے لئے آمنہ کا انتخاب کیا جو وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی تھیں، نسب اور رتبے کے لحاظ سے قریش کی افضل ترین خاتون شمار ہوتی تھیں، ان کے والد نسب اور شرف کے لحاظ سے بنو زہرہ کے سردار تھے، حضرت آمنہ مکہ ہی میں رخصت ہو کر حضرت عبداللہ کے پاس آگئیں۔

☆ کچھ مدت گزری تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کو عبدالمطلب نے کھجوریں لانے کے لئے یثرب (مدینہ) بھیجا، وہ واپسی پر راستے میں انتقال کر گئے، کہا جاتا ہے کہ یہ سانحہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے دو ماہ قبل پیش آیا، مشہور ہے کہ حضرت عبداللہ کی کل عمر ۲۴ برس ہوئی، ان کی تدفین نابغہ جعدی کے احاطے میں ہوئی، جب ان کی وفات کی خبر حضرت آمنہ کو پہنچی تو انہوں نے نہایت درد انگیز مرثیہ کہا۔

☆ حضرت عبداللہ کا کل ترکہ پانچ اونٹوں، بکریوں کے ایک ریوڑ اور ایک حبشی لونڈی پر مشتمل

تھا، جس کا نام برکہ تھا اور کنیت ام ایمن، یہی ام ایمن ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا۔

ولادت باسعادت:

تاجدار رسل، رحمت دو عالم، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ربیع الاول بروز پیر مطابق ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی، ۶۲۸ بکری اور عام الفیل کے موسم بہار کی ایک دلکش صبح صادق کو عالم ارواح سے عالم اجسام میں تشریف لائے، اس وقت ہواؤں میں عجب مہک تھی، اجالوں کے لشکر اتر رہے تھے، روشنیوں کی برسات تھی، مورخ دم سادھے کھڑا تھا... اس لمحہ جاوید میں دعائے خلیل کا ظہور ہوا، بشارت عیسیٰ نے جنم لیا، حضرت آمنہ کی آغوش میں عرب کا چاند اتر آیا، موسیٰ علیہ السلام کی وہ بشارت پوری ہوئی جو انہوں نے بنی اسرائیل کو دی تھی۔

نوٹ: رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بارے میں مشہور قول بارہ ربیع الاول کا ہے جبکہ ۸ یا ۹ ربیع الاول کا قول تحقیق سے قریب تر ہے۔

حضرت آمنہ کی گود میں:

☆ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے باب السلام سے ذرا فاصلے پر محلہ سوق الیل (رات کا بازار) تھا، اس سے متصل گلی میں حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا گھر تھا، یہی وہ مبارک مقام تھا، جہاں محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہوئی۔

☆ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے نور نظر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ذرا محسوس نہیں ہوا، اس مبارک حمل کا پہلا مہینہ تھا کہ ایک روز خواب میں میں نے دیکھا کہ کوئی یہ کہہ رہا ہے: ''اے آمنہ! میں تجھے ایک بابرکت حمل کی مبارکباد دینے آیا ہوں، اے آمنہ تجھے خوشخبری ہو، تیرے حمل میں پیغمبروں کا سردار ہے۔'' حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ میں نے خواب ہی میں ان سے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں اس کا باپ ''آدم'' ہوں، اس طرح نو مہینے تک حضرت آمنہ کو مختلف مواقع پر بشارتیں ہوتی رہیں۔

☆ آخر وہ مبارک وقت آ گیا جب حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ اس رات مجھے فرشتوں کی ایک جماعت آسمان سے اترتی ہوئی صاف نظر آئی، میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں تین نشان (جھنڈے) ہیں جن پر سفید نورانی پھریرے اڑ رہے ہیں، ان فرشتوں نے ایک نشان کعبہ کی چھت پر نصب کیا، دوسرا بیت المقدس کی چھت پر لگایا جبکہ تیسرا میرے حجرے کی چھت پر آویزاں کیا۔ (خصائص کبریٰ)

☆ حضرت عثمان بن العاص کی والدہ کہتی ہیں کہ میں اس رات بی بی آمنہ کی خدمت کے لئے ان کے حجرے میں موجود تھی، میں نے بچشم خود دیکھا کہ آسمان کے ہزاروں تارے جھکے چلے آتے ہیں اور عنقریب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آمنہ کے حجرے پر گر پڑیں گے۔ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ تمام رات عجیب و غریب انوار و برکات کے مشاہدے میں گزری، میں نے دیکھا کہ چند دراز قد و قامت والی عورتیں میری طرف جھکیں اور ایک چودھویں کے چاند کو بھی شرماتا تھا وجود اپنے ہاتھوں پر لے لیا، جب حضور پُر نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ نے دیکھا کہ اس نور مجسم، اس مبارک فرزند کا سر سجدے میں ہے، اس کے بعد پیارے راج دلارے نے اپنا سر سجدے سے اٹھا کر انگشت شہادت (یعنی کلمے کی چھوٹی سی انگلی) آسمان کی طرف اٹھائی اور نہایت فصیح زبان سے کہا:

''لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔''

''سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔''

(شواہد النبوۃ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت (ولادت کے کچھ لمحات بعد) جنت کا ''خازن'' جس کا نام ''رضوان'' ہے، حاضر ہوا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت لگائی۔

حضرت عبدالمطلب کہتے ہیں کہ جس وقت پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا، یکا یک میں نے دیکھا کہ کعبہ میں جتنے بت رکھے تھے سب کے سب سجدے میں گر گئے اور کعبہ میں سے یہ آواز آئی: ''اللہ اکبر اللہ اکبر...'' عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''خبردار ہو جاؤ! آمنہ کے مبارک بطن سے نبی آخر الزماں پیدا ہو گئے اور ان پر رحمت کی گہری گھٹائیں برسنا شروع ہو گئیں۔''

کہتے ہیں کہ پھر میں دوڑا ہوا آمنہ کے گھر آیا تو فی الواقع اس مکان کے چاروں طرف بدلیاں چھائی ہوئی تھیں، میں نے اپنی آنکھیں ملیں اور پھر بغور دیکھا کہ آیا میں یہ حیرت خیز واقعہ خواب میں دیکھ رہا ہوں یا بیداری میں؟ عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میں نے دروازے پر سے آمنہ کو آواز دی اور مکان میں داخل ہوا جہاں عجیب و غریب مہکا دینے والی خوشبوئیں بکھری ہوئی تھیں، میں نے حیرت زدہ ہو کر دریافت کیا:

''اے آمنہ! یہ کیا ماجرا ہے؟ جس کو میں متعجبانہ اور مضطربانہ دیکھ رہا ہوں۔''

حضرت آمنہ بولیں: ''اے باپ! میرے ہاں (محمد) ایک فرزند پیدا ہوا ہے، جس کے اظہار عجائبات قدرت خداوندی سے میں خود حیران ہوں۔''

عبدالمطلب نہایت مسرور ہوئے، آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ گئے، وہاں کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی اور اس عطیہ الٰہی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور پھر واپس لاکر آپ کو آپ کی والدہ کے سپرد کر دیا۔

(ابن ہشام)

☆ ولادت کے سات روز بعد عبدالمطلب نے آپ کو خانہ کعبہ لے جا کر آپ کا نام ''محمد'' رکھا۔

☆ آپ کی پیدائش کے وقت ایران کے بادشاہ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آ گیا اور ایوان خاص کا شہ نشین پھٹ گیا، اس کے چودہ کنگرے گر گئے، نیز فارس کے آتش کدہ کی آگ جو ہزار ہا سال سے نہ بجھی تھی خود بخود ٹھنڈی ہو گئی، اس قسم کے کئی واقعات پیش آئے۔

☆ ملک یمن کے ایک شخص (عامر) نے یمن ولادت کے وقت بے انتہا انوار و برکات مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال کی طرف پھیلتے دیکھے، اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت کشادہ فرما دی، اس نے آسمان کے دروازے کھلے دیکھے اور ملائکہ کے نزول کا مشاہدہ کیا، نیز دیکھا کہ روئے زمین پر درخت اور پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں۔

رضاعت:

آپ کو سب سے پہلے آپ کی والدہ نے پھر ابولہب کی باندی ''ثوبیہ'' نے پھر حضرت حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا جو کہ بنو سعد کی دائی تھیں، وہ آپ کو اپنے گاؤں لے گئیں اور آپ کی پرورش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ کا دودھ دائیں پستان سے پیتے تھے، جب کہ بایاں پستان حلیمہ سعدیہ کے بیٹے کے لئے چھوڑ دیتے تھے، اس کو منہ بھی نہ لگاتے، حلیمہ سعدیہ بائیں طرف سے پلانے کی کوشش کرتیں تو آپ منہ ہٹا لیتے۔ (نشر الطیب، ۲۳)

پرورش:

جب آپ کی مدت رضاعت پوری ہو گئی تو پھر آپ اپنی والدہ کے پاس رہنے لگے، والدہ نے چار یا چھ سال کی عمر تک آپ کی پرورش کی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی چھ سال کے تھے کہ حضرت آمنہ کا ارادہ ہوا کہ اپنے شوہر کی یاد میں یثرب (مدینہ) جا کر ان کی قبر کی زیارت کریں، چنانچہ وہ اپنے یتیم بچے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے سسر عبدالمطلب اور اپنی خادمہ ام ایمن کے ساتھ پانچ سو کلو میٹر مسافت طے کر کے مدینہ تشریف لائیں، وہاں ایک ماہ قیام کر کے واپس ہوئیں لیکن ابھی ابتدا راہ ہی میں تھیں کہ بیماری نے آ لیا، پھر یہ بیماری شدت اختیار کرتی گئی، یہاں تک کہ ابواء گاؤں کے مقام پر داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔

بوڑھے عبدالمطلب اپنے پوتے کو لے کر مکہ پہنچے، ان کا دل اس یتیم پوتے کی محبت و شفقت کے جذبات سے تپ رہا تھا، ان کے جذبات میں پوتے کے لئے ایسی رقت تھی کہ ان کی اپنی صلبی اولاد میں سے بھی کسی کے لئے نہیں تھی، کیونکہ اب انہیں ایک نیا چرکا لگا تھا، آپ کی پرورش اب آپ کی باندی ام ایمن کرنے لگیں، اس دوران آپؐ کے دادا عبدالمطلب آپ کے سرپرست اور ذمہ دار رہے۔

ابن ہشام کا بیان ہے کہ عبدالمطلب کے لئے خانہ کعبہ کے سائے میں قالین بچھایا جاتا تھا اور ان کے سارے لڑکے اردگرد قالین کے نیچے بیٹھتے تھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو دادا کے ساتھ قالین پر بیٹھتے، اگر کوئی چچا باپ کے احترام میں آپ کو قالین سے نیچے اتارنے کی کوشش کرتا تو عبدالمطلب روک دیتے اور کہتے: ''میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو، اس کی شان نرالی ہے۔''

تقریباً دو سال بعد جب آپ کی عمر مبارک آٹھ سال دو ماہ دس دن تھی، آپ کے دادا عبدالمطلب نے ۱۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی، ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی ذمہ داری آپ کے چچا ابو طالب نے اٹھائی جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد تھے۔

بچپن:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی انتہائی ذہین، سمجھ دار، نیک طبیعت، صابر اور خود دار تھے، سنجیدگی اور قناعت کے گویا پتلے تھے، کھیل کود کی طرف بالکل توجہ نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن ہی سے ہر طرح کی برائی، بے حیائی اور بد عادات سے محفوظ رکھا۔

☆ مکہ میں ایک مرتبہ بہت زبردست سیلاب آیا، اس سیلاب سے خانہ کعبہ کی دیواروں میں شگاف پڑ گئے، قریش نے خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر شروع کی، اس تعمیر میں سب ہی نے حصہ لیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کعبہ کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے، آپ نے اس وقت تہبند باندھ رکھا تھا، ایسے میں آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اے میرے بھتیجے! اگر آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں تو اس طرح آپ پتھروں کی تکلیف سے بچ سکتے ہیں۔''

چچا کی بات سن کر آپؐ نے تہبند کھولا اور کندھے پر رکھ لیا، فوراً ہی آپ بے ہوش ہو کر گر گئے، اس دن کے بعد آپ کبھی تہبند کے بغیر نہیں دیکھے گئے۔

(مصنف عبدالرزاق، البدایہ والنہایہ ص:۲۷۸، ج:۲)

ابن اسحاق روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’میں قریشی بچوں میں شامل تھا، ہم پتھر اٹھا رہے تھے، سب بچوں نے اپنا نیچے کا کپڑا اتار کر کندھے پر رکھ لیا تھا، میں نے بھی یہی کیا، اسی وقت ایک فرشتے نے آہستہ سے مجھے ہٹایا، کہا: اپنا تہہ بند باندھ لیں، میں نے اپنا تہہ بند باندھ لیا، پھر میں پتھر اٹھانے لگا، میرے ساتھیوں میں صرف میں تھا، جس نے تہہ بند باندھا ہوا تھا۔‘‘ (سیرۃ الحلبیہ)

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمر کی بات ہے، جس عمر میں مکہ معظمہ میں عام طور پر بچوں کا تہہ بند کے بغیر ہونا عجیب بات نہیں سمجھی جاتی تھی۔ (یاد رہے کہ تہہ بند اتارنے کے باوجود عرب بچے بالکل ننگے نہیں ہو جاتے تھے، کیونکہ ان کے لمبے کرتے گھٹنوں سے نیچے تک ہوتے تھے جو ستر کے لئے کافی ہے، مگر مشیت خداوندی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنی بے پردگی بھی پسند نہ فرمائی)۔

☆ خانہ کعبہ میں تانبے کے بنے دو بت تھے، ان کے نام اساف اور نائلہ تھے، طواف کرتے وقت مشرک برکت حاصل کرنے کے لئے ان کو چھوا کرتے تھے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ایک مرتبہ آپؐ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا (یہ نبوت ملنے سے پہلے کا واقعہ ہے) جب میں طواف کے دوران ان بتوں کے پاس سے گزرا تو میں نے بھی ان کو چھوا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: ان کو ہاتھ مت لگاؤ، اس کے بعد ہم طواف کرتے رہے، میں نے سوچا، ایک بار پھر بتوں کو چھونے کی کوشش کروں گا تاکہ پتا تو چلے، ان کو چھونے سے کیا ہوتا ہے اور آپ نے کس لئے مجھے روکا ہے؟ چنانچہ میں نے ان کو پھر چھولیا، تب آپؐ نے سخت لہجے میں فرمایا: کیا میں نے تمہیں ان کو چھونے سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی بت کو نہیں چھوا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمادی اور آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔‘‘

اسی طرح اللہ تعالیٰ حرام چیزوں سے بھی آپ کی حفاظت فرماتے تھے، مشرک بتوں کے نام پر جانور قربان کرتے تھے، پھر یہ گوشت تقسیم کر دیا جاتا تھا یا پکا کر کھلا دیا جاتا تھا، لیکن آپؐ نے کبھی بھی ایسا گوشت نہ کھایا، خود آپؐ نے ایک بار ارشاد فرمایا:

’’میں نے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں چکھی جو بتوں کے نام پر ذبح کی گئی ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا کردی۔‘‘

اسی طرح آپؐ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے بچپن میں کبھی بت پرستی کی؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں!

آپؐ سے پھر پوچھا گیا: آپؐ نے کبھی شراب پی؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں! حالانکہ اس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ کتاب اللہ کیا ہے اور ایمان (کی تفصیل) کیا ہے۔

آپؐ کے علاوہ بھی اس زمانے میں کچھ لوگ تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کئے گئے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور شراب کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔

بکریاں چرانا:

بچپن میں آپؐ نے بکریاں بھی چرائیں، آپ مکہ کے لوگوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے، معاوضے کے طور پر آپ کو ایک سکہ دیا جاتا تھا، آپؐ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے، ان سب نے بکریاں چرانے کا کام کیا، میں مکہ والوں کی بکریاں قراریط (ایک سکہ) کے بدلے چرایا کرتا تھا۔‘‘

مکہ والوں کی بکریوں کے ساتھ آپ اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کی بکریاں بھی چرایا کرتے تھے۔ پیغمبروں نے بکریاں کیوں چرائیں؟ سیرت نگاروں نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

’’اس کام میں اللہ تعالیٰ کی زبردست حکمت ہے، بکری کمزور جانور ہے، لہٰذا جو شخص بکریاں چراتا ہے، اس میں قدرتی طور پر نرمی، محبت اور انکساری کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، ہر کام اور پیشے کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں، مثلاً قصاب کے دل میں سختی ہوتی ہے، لوہار جفاکش ہوتا ہے، مالی نازک طبع ہوتا ہے، جو شخص بکریاں چراتا ہے، جب وہ مخلوق کی تربیت کا کام شروع کرتا ہے تو اس کی طبیعت میں سے گرمی اور سختی نکل چکی ہوتی ہے، مخلوق کی تربیت کے لئے وہ بہت نرم مزاج ہو چکا ہوتا ہے اور تبلیغ کے کام میں نرم مزاجی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔‘‘

(جاری ہے)

نبوت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ)

مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ

زمانہ اپنے تمدن اور معاشرت کے رنگ پر پلٹے کھاتا رہا، شاہی رعایا میں کبھی کوئی قوم باغی ہوگئی اور کبھی کوئی شہر، کسی وقت حاکم کی نافرمانی کسی صوبہ میں پھیلی اور کبھی کوئی ملک کا ملک اس بلا میں مبتلا ہوگیا، رعیت کی یہ بغاوت دیکھ کر جو درحقیقت انہیں کے لئے مضر تھی، بادشاہ نے صلاح و مصلح اور معتمد و مقرب سفرأ بھیج کر تنبیہ کی نصیحت کرائی، ڈانٹا، دھمکایا اور جب کسی طرح نہ سمجھے تو ہلاک کئے گئے، چنانچہ سطح زمین کے کسی خطہ، کسی ملک، کسی صوبہ، کسی شہر اور کسی بستی میں بھی کوئی قوم ایسی نہیں جس کی حالت بگڑنے اور کفر و معصیت اختیار کرنے پر حق تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر نہ آیا ہو کہ اس نے اپنی مفوضہ خدمت کو انجام دیا اور جو کچھ اصلاح ہوسکی اس کو پورا کر کے شاہنشاہی دربار میں واپس ہوا، آخر فساد کا وہ مادہ جو ہر انسان میں غفلت کی بدولت بڑھتا اور موقع پاکر مشتعل ہوتا رہتا ہے۔ بادشاہ کے سرسبز و شاداب ملک شام تک آپہنچا، اور جب اس آباد و بارونق حصۂ زمین پر بغاوت کے جھنڈے کھڑے ہوئے تو وہ باہمت اور اولوالعزم پیغمبر بھیجے گئے، جن کے مبارک نام آج تک عزت کے ساتھ لئے جاتے ہیں، مثلاً سیدنا ابراہیم و اسحٰق، یعقوب و یوسف، لوط و نوح، موسیٰ اور شعیب وغیرہم علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

ان حضرات نے دنیا میں تشریف لاکر جہاں تک ان کی ہمت تھی صرف کی، اصلاح کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا، منت و سماجت سے، خوشامد سے نرمی و سختی سے، بہلا پھسلا کر، ڈانٹ ڈپٹ کر، دھمکا کر معجزات دکھا کر، تلوار اٹھا کر، غرض ہر طرح سمجھایا اور کم و بیش کامیاب ہو ہو کر واپس ہوگئے، آخر وہ وقت آگیا کہ بغاوت عالمگیر ہوگئی، صلاح کا مضمون گویا بھول بھلیاں بن گیا، مصلحین کا گزشتہ زمانہ پرانا اور بوسیدہ سمجھا جانے لگا، اس کی عظمت و ذہنوں سے نکل گئی، اور کوئی ایک دو شخص اس پر قائم نظر بھی آئے تو محض رسم اور قومی شعار ہونے کی وجہ سے یا اس لئے کہ پرانی لکیر کا فقیر بنا رہنا وضع داری تھی اور ثبات قدم کی علامت۔

شاہی ملک سے امن عام اٹھ گیا، کوئی قانون سب کو پابند بنانے والا نہ رہا، جس نے جو چاہا کیا، جو روش پسند آئی اختیار کی اور جس طرز پر چلنا اپنی ناقص عقل کے موافق پایا اس پر چلا، سطح زمین کی اصل اور وہ حصہ مصدر فساد بن گیا، جو پیدائش عالم کے وقت سب سے پہلے پیدا ہوا تھا کہ اسی کو پھیلا کر ساری دنیا بنائی گئی تھی اور اس بنا پر ام القریٰ یعنی "دنیا بھر کی ماں" کا خطاب اس کو شایان تھا، شاہی عظمت کے امتیازی نشان اس میں قائم کئے گئے تھے، ہر چار طرف کئی کئی میل تک شکار کرنے اور ہری گھاس کاٹنے تک کی ممانعت کر کے گویا بتا دیا گیا تھا کہ احترام حرم الٰہی ہونے کے سبب امن و صلاح کا خاص رنگ یہاں حیوانات و نباتات پر بھی قائم ہے، کوئی قبیح رسم ایسی نہ تھی جو اس پُرآشوب زمانہ میں اس مقدس و واجب الاحترام شہر کے اندر برتی نہ جاتی ہو، حضرت خلیل اللہ کے ہاتھ سے تعمیر کرایا ہوا مکان جس کو اظہار عظمت کے لئے حق تعالیٰ نے منسوب فرما کر "بیت اللہ" نام رکھا اور ہر قریب و بعید مخلوق کے لئے مرجع اور ماویٰ بنایا تھا، اس کے گرد گھومنا محب و شیدا ہونے کی علامت تھی، جس کے خاص گوشہ کو بوسہ دینا اور جس کے پردوں کو پکڑ کر مستانہ وار دعا مانگنی محبوبانہ نظر سے دیکھی جاتی تھی، اس کو بستی والوں نے مندر بنا لیا تھا کہ ایک دو نہیں بلکہ ایام سال کی تعداد کے موافق تین سو ساٹھ بُت اس میں رکھ دیئے تھے کہ کوئی تصویر تھی کوئی مورت، کسی کی شکل مردانہ تھی اور کسی کی زنانہ، کوئی دیوی بنی ہوئی تھی اور کوئی دیوتا۔

اس عالمگیر فساد اور خاص شاہی دارالسلطنت کی بغاوت پر جس کو مفسدین کی انتہائی کوشش اور باغی جماعت کا آخری جی توڑ حملہ کہنا چاہئے، تعینات ہونے کے لئے مقربین کا زائچہ لیا گیا اور مناسب حال وہ سفیر بھیجا گیا جو حاضر باش سفیروں کا سردار اور معتمد سپہ سالاروں کا نام آور مایہ ناز تھا کہ شاہنشاہی تقرب میں اس سے بالا، اس سے بہتر یا اس کے مساوی اور برابر بھی کوئی نہ تھا، تاکہ باغیوں کے سرداروں کی اس

چند نسخے

۱:... جو کوئی اللہ تعالیٰ کے یہ دو صفاتی نام "الرحمٰن" اور "الرحیم" سو مرتبہ پڑھے گا، اللہ پاک مخلوق کو اس پر مہربان کردے گا، غفلت اور سختی اس کے دل سے دور کردے گا۔

۲:... نماز فجر کے بعد بلاناغہ ۱۲۰ مرتبہ "اَلْمَلِکُ" پڑھا جائے تو غنا (دولت مندی) حاصل ہوگی۔

۳:... جو شخص اللہ پاک کے نام "اَلسَّلَامُ" کا ورد جاری رکھے گا، انشاء اللہ زمینی اور آسمانی آفات سے محفوظ رہے گا۔

۴:... جو شخص اللہ پاک کے نام "اَلْمُؤْمِنُ" کا ورد کرے گا، مخلوق اس کی فرمانبرداری کرے گی اور دشمن کی مخالفت سے امن میں رہے گا۔

۵:... جو شخص روزانہ سو مرتبہ "اَلْمُهَيْمِنُ" کی تلاوت کرے گا، اس کا دل روشن ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ کے اسرار اس پر کھل جائیں گے۔

بغاوت کو جو کہ خاص قصر شاہی پر حملہ آور ہوئی ہے، اس خداداد قابلیت سے رفع کرے جس کے دیکھنے کا عالم منتظر ہے اور اپنی علمی و عملی استعداد سے اپنے سردار مقربین ہونے کا ثبوت دے۔

اس قدسی نفس سردار کو بجائے اس کے کہ کام کی عظمت کے لحاظ پر سب سے زیادہ زمانہ دیا جاتا وقت بھی بہت کم دیا گیا، خدمتیں بھی متعدد سپرد کی گئیں، معین و مددگار بنا کر کوئی وزیر بھی ساتھ نہیں کیا گیا اور صاف الفاظ میں کہہ دیا گیا کہ پیارے! جاؤ ہمارے بنائے ہوئے عالم دنیا میں پہنچو اور دیکھو کہ اس مقام کو جسے ہم نے وہاں کی رعایا کے لئے اپنا دارالسلطنت بنادیا اور ان کی جسمانی و حسی ضرورت کے لحاظ سے اس کے ایک گھر کو اپنا گھر قرار دے کر ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا امتحان لیا تھا، باغی جماعت نے کیا بنادیا؟ اس طوفان بے تمیزی کے رفع کرنے کو تمہاری تعیناتی کی جاتی ہے، جاہل اور متکبر غنیم کو سمجھاؤ، جنگجو اور ضدی دشمنوں کو دفع کرو، ان کو اصلاح پر لاؤ، راہ راست دکھاؤ، خودی چھڑا کر اپنے خدا کا بناؤ، ان مورتوں کو جنہیں ہمارا ساجھی سمجھا گیا ہے توڑو، مرجع خلائق اور خلاصہ عالم جگہ کو گزشتہ سلامتی و سادگی پر لانے کے لئے دنیا بھر کا مقابلہ کرو اور بغاوت رفع کرکے ان کو ہمارا وفا شعار بندہ بناؤ، ان کی روحانی تکمیل کرو، ان کے زنگ آلودہ دلوں میں صیقل کے بعد عبدیت کی روشنی ڈالو پڑھاؤ، عالم بناؤ اور کمال کے اس درجہ پر پہنچادو کہ سپہ سالاروں کی سی استعداد ان میں پیدا ہوجائے اور تمہارے بعد وہ خدمت انجام دے سکیں جو ہمارے سفراء اب تک انجام دیتے رہے، دنیا کے ہر خطہ اور ہر گوشہ کی رعایت ملحوظ رکھو، ان میں ایسا جامع قانون شائع کرو جو شرق سے غرب تک ہر ملک کے ہر بشر کو بھی حاوی ہو اور ان کی آئندہ نسلوں کی بھی ضروریات کو شامل ہو کہ صدیاں گزر جانے پر بھی اس میں تبدیل کی ضرورت پیش نہ آئی، اس تمام خدمت کی انجام دہی اور گوناگوں ضروریات کی تکمیل تمہارے سپرد کی جاتی ہے اور تیئس سال سے زیادہ زمانہ تم کو نہیں دیا جاتا، تم تنہا بھیجے جاتے ہو کہ یہاں سے کوئی تمہارے ساتھ نہ جائے گا اور اتنی ہی مدت میں سب باتیں باحسن وجوہ ایسی خوبی کے ساتھ پوری کرکے تم کو واپس آنا ہے کہ آنے والے عقلائے دنیا اور حکما کا خطاب پائے ہوئے دھریئے بھی کسی جزئی یا کلی پر گرفت نہ کرسکیں اور ہمارے دربار میں انتہائے قرب کا چاہنے والا شخص بھی کسی درجہ میں پیاسا یا راستہ کا محتاج نہ رہے۔

یہ محترم سردار جس کو قومی شرافت، نسبی عزت، ملکی عظمت، ذاتی طہارت، طبعی نظافت اور خلقی نزاکت کے سبب اتنی طاقت نہ تھی کہ بدزبان وسخت دل غلاموں کی سخت کلامی برداشت کرسکے، اتنی بڑی بغاوت کے رفع کرنے کو بھیجا گیا اور یہ شاہی محبوب جس کو اپنے آقا کے جمال کی محویت اور سراپا شکر گزاری وعبدیت کے انہاک میں کسی ایک نفس سے بھی بات کرنا اپنے لذیذ شغل میں مخل اور گراں معلوم ہوتا تھا، اتنی کثیر مخلوق سے متعلق وابستہ کیا گیا جس کی گنتی انسان کی طاقت سے باہر ہے اور اصلاح کے اتنے پہلو اس کے سپرد ہوئے جن کے اجمالی عنوان کا شمار کرنا بھی سہل نہیں ہے، مگر حق تعالیٰ کو منظور تھا کہ جو دعویٰ کیا گیا ہے وہ مدلل ہو اور خلاصہ بنی آدم سردار خلائق بنا کر محبوب رب العالمین ہونے کا جو خطاب دیا گیا ہے، وہ خود ان کی عملی و علمی استعداد کے کارناموں سے اتنا عالم آشکارا کہ عالم بالا پر ملاء اعلیٰ اور فرشتوں کا مقدس گروہ اور دنیا میں افراد انسانی کا بچہ بچہ بھی محض مشاہدہ سے جان لے کہ انتخاب خداوندی بے دلیل نہیں ہے۔

چنانچہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/ ربیع الاول ۴۲ کسروی کو دوشنبہ کے دن صبح کے وقت پیدا ہو کر مکہ میں تشریف لائے اور پوری تریسٹھ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۰ ہجری یوم دوشنبہ بوقت صبح مدینہ میں وصال فرمایا، چالیس سال کی عمر میں خلعت نبوت عطا ہوا اور کل تیئس سال میں منصب رسالت کے جو مہمات آپ نے انجام دیئے انہوں نے ہر ذی روح کے قلب پر آپ کی حیرت انگیز قابلیت کا سکہ جما کر گویا ہر شخص کے دل سے اقرار لے لیا کہ درحقیقت اس باعظمت خدمت کا انجام دینا بجز آپ کے دوسرے کا کام ہرگز نہ تھا۔ (ماہتاب عرب ص:۱۲)

(جاری ہے)

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کی والدہ محترمہ کا سانحہ ارتحال

چناب نگر..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ، شعلہ بیان مقرر، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تحفظ ختم نبوت کے مشن سے دلی لگاؤ تھا، اپنے گھر میں اس محاذ کا تذکرہ کرتی رہتی تھیں اپنی اولاد کو ہر وقت فکر مند کرتی رہتیں۔ رب کریم ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت سے ان کی اس دلی وابستگی کو شرف قبولیت نصیب فرماتے ہوئے ان کی بال بال مغفرت فرمائے، اپنی جوار رحمت میں اپنی شایان شان جگہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علمائے کرام، تمام مبلغین ختم نبوت، کارکنان اور جملہ احباب مولانا موصوف کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

علماء اور مسلم اسکالر سوئس عوام پر توجہ دیں!

پروفیسر متین الرحمن مرتضیٰ

قبولیت اسلام کے معجزے صرف عہد رسالت ہی میں عام نہیں تھے، یہ معجزے آج کے دور میں بھی ظہور پذیر ہوتے نظر آتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ عہد رسالت میں مسلمانوں کے دلوں میں جیسی امید اور یقین جگا گیا، کچھ اس نوعیت کا واقعہ آج بھی سوئٹزر لینڈ میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ سوئٹزر لینڈ کی پیپلز پارٹی کے ایک ممتاز رکن اور وہاں کے معروف سیاستدان ڈینیل اسٹریچ جنہوں نے سوئٹزر لینڈ کی چار مسجدوں میں ایستادہ میناروں کے خلاف زبردست مہم چلائی، کیونکہ ان میناروں کا واضح پیغام اسلام کا عقیدہ توحید تھا اور ان سے نشر ہونے والی پنج وقتہ دعوت دین یعنی اذان سوئٹزر لینڈ کے عیسائیوں کو خوفزدہ کرتی تھی اور کچھ لوگوں کے خیال میں یہ ان کے سکون کو منتشر کرنے اور ان کے آرام میں خلل ڈالنے والا شور پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ وہاں کے معروف سیاستدان ڈینیل نے ان میناروں پر پابندی لگانے کی زبردست مہم چلائی اور بالآخر ان میناروں کو ختم کرانے کا بل پارلیمنٹ سے منظور کروالیا، وہ تو مسجدوں پر بھی تالا ڈلوا دینا چاہتے تھے مگر اس سے پہلے ہی ان کے اپنے دل و دماغ پر پڑے تالے کھل گئے۔

معجزہ یہ ہوا کہ اپنی مہم کی کامیابی تک انہوں نے اسلام کا جم کر مطالعہ کیا، ان کی نیت یہ تھی کہ مزید ایسے نکات تلاش کئے جائیں، جن کی بنیاد پر مزید پابندیوں کا مطالبہ کیا جاسکے مگر جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی بہن سے قرآن کریم کی تلاوت سن کر پیغام حق سے متاثر ہوئے اور قبول اسلام پر آمادہ ہوگئے، کچھ یہی معاملہ ڈینیل اسٹریچ کے ساتھ ہوا کہ وہ اپنی اسلام دشمن مہم کے لئے مزید نکات پانے کی بجائے اسلام کی حقانیت کا سراغ پاکر مسلمان ہوگئے۔ مسٹر اسٹریچ کے قبول اسلام کے اعلان نے سوئٹزر لینڈ کی سیاست میں تہلکہ مچادیا ہے، اس تہلکے کے جھٹکے ان سب حلقوں میں محسوس کئے جارہے ہیں، جنہوں نے مسجدوں کے میناروں کی تعمیر پر پابندی عائد کرائی تھی۔ اسٹریچ نے اپنی اسلام دشمن تحریک کو ملک کے طول و عرض میں پھیلا دیا تھا اور اسلام کے خلاف نفرت کے بیج ملک میں ہر طرف بوکر مسجدوں میں زیر تعلیم بچوں اور مسجد کے ذمہ داروں کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کیا تھا، مگر اب مسٹر اسٹریچ اسلام کے سپاہی کے روپ میں سامنے آئے ہیں، ان کے خلاف اسلام نظریات انہیں اس دین کے اتنا قریب لے آئے کہ بالآخر انہوں نے اسلام قبول کرلیا، اب وہ اسلام کے خلاف اپنی ماضی کی سرگرمیوں پر شرمندہ ہیں اور پچھتاتے ہیں اور اس بات کا عزم رکھتے ہیں کہ وہ یورپ میں سوئٹزر لینڈ میں سب سے زیادہ خوبصورت مسجد تعمیر کریں گے۔ فی الوقت سوئٹزر لینڈ میں چار مساجد ہیں اور اب مسٹر اسٹریچ پانچویں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے خواہش مند ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کے خلاف نفرت اور غم و غصہ پھیلانے کے جرم کا کفارہ مسجد کی تعمیر کی صورت میں ادا کرسکیں، اب وہ ایسی تحریک کا ڈول ڈالنا چاہتے ہیں جس کا مقصد ان کی سابقہ مہم کے برعکس مذاہب کے درمیان مذہبی برداشت اور پُرامن بقائے باہمی کے جذبات کو فروغ دینا ہوگا، ہرچند کہ ان کی سابقہ مہم کے نتیجے میں مسجدوں کے میناروں پر قانونی پابندی عائد ہوچکی ہے۔

سوئٹزر لینڈ میں مسٹر اسٹریچ کے قبول اسلام کے معجزے کے نتیجے میں دین اسلام کی یہ خوبی ایک بار پھر ابھر کر سامنے آئی ہے کہ جب بھی دین اسلام کو کوئی چیلنج درپیش ہوتا ہے تو یہ پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ ابھر کر منظر عام پر آتا ہے۔

یورپ کے انتہا پسندوں سے قطع نظر عام اہل یورپ اسلام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کے خواہش مند ہیں، بہت سے لوگ آج کل کے حالات میں یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسلام اور دہشت گردی کے درمیان کیا تعلق ہے؟ مسٹر اسٹریچ بھی درحقیقت اسلام اور دہشت گردی کے درمیان قریبی تعلق کی غلط فہمی کے باعث مسجدوں اور مسلمانوں کے خلاف تھے، اسی نکتے کو سمجھنے کے لئے مسٹر اسٹریچ نے

قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا اور اس طرح وہ اسلام کو سمجھنے لگے، انہوں نے اسلام کے بارے میں سخت رویہ اختیار کرنے کے لئے اس کا مطالعہ شروع کیا تھا اور نتیجہ برعکس نکلا۔

حال ہی میں سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی کا معاملہ طے پایا تھا، یہ معاملہ عوام کے سامنے فیصلے کے لئے پیش کیا گیا تو سوئٹزرلینڈ کے عوام نے اس معاملے کو اپنی رائے دے کر قانونی حیثیت دے دی، اس استصواب رائے میں ساڑھے ۴۲ فیصد عوام نے میناروں کو برقرار رکھنے کے حق میں اپنا ووٹ دیا اور ساڑھے ۵۷ فیصد نے میناروں کو ختم کردینے کی رائے سے اتفاق کیا اور اس طرح میناروں پر پابندی عائد ہوگئی۔

دلچسپ پہلو اس فیصلے کا یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں مسلمانوں کی آبادی محض ۶ فیصد ہے، جبکہ ساڑھے ۳۶ فیصد عیسائی آبادی نے بھی مساجد کے مینار برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دیا اور اب تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ میناروں پر پابندی نے پورے ملک کی آبادی کی توجہ اسلام پر مرکوز کردی ہے۔ اسلام پر سوئٹزرلینڈ کے عوام کی توجہ کا ارتکاز آنے والے برسوں میں نئے حیرت انگیز نتائج بھی سامنے لاسکتا ہے۔ مسلم دنیا کے اسکالرز کو سوئٹزرلینڈ پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے اور دین اسلام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر سوئس زبان میں ترجمہ کرکے وہاں بھجوانے کی ضرورت ہے، جہاں کے ساڑھے ۳۶ فیصد شہری سخت مخالفت کے باوجود اور اسلام کے بارے میں کچھ نہ جانتے ہوئے بھی اگر مساجد کی اصل صورت برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دینے پر تیار ہوئے تو وہاں مسلم اسکالرز کی محنت سے پانسہ پلٹ بھی سکتا ہے۔

بجائے خود مسٹر اسٹریچ کا معاملہ بہت امید افزا ہے، اسلام کی شدید مخالفت کے باوجود جم کر اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ اسلام کے خلاف تعصب سے دستبردار ہوگئے، اگر شدید مخالف اسلام اس قدر سلیم الطبع ہوسکتا ہے تو عام سوئس عوام کے بارے میں خوش گمان رہنے کی بین توقع کی جاسکتی ہے۔

مسٹر اسٹریچ سوئس پیپلز پارٹی کے اہم رکن تھے، ان کی اہمیت کا اندازہ پیپلز پارٹی پر ان کے اثر و رسوخ سے ہوسکتا ہے، سوئس پیپلز پارٹی کی پالیسی سازی کے عمل میں وہ ہمیشہ اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں، انہوں نے مساجد کے میناروں کے خلاف جو مہم چلائی تھی، اس کا مقصد بھی عوام کی سیاسی توجہ حاصل کرنا تھا، وہ اپنی مقبولیت کے باعث سوئس فوج کے تربیت کار بھی رہے، وہ عیسائی خاندان میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اسلام کا گہرا مطالعہ محض اس کو بدنام کرنے اور اس کے خلاف مقابلے کی تیاری کی غرض سے کیا تھا مگر اس گہرے مطالعے کے نتیجے میں وہ اسلام سے متاثر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوگئے، انہوں نے خود کو سیاسی سرگرمیوں سے لاتعلق کیا، اب مسٹر اسٹریچ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف پیپلز پارٹی کی سرگرمیوں کو شیطانی سرگرمیاں قرار دیتے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ پہلے میں بائبل پڑھا کرتا تھا اور اکثر گرجا گھر جاتا تھا، مگر اب میں قرآنی آیات کی تلاوت کرتا ہوں اور روزانہ پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں، میں نے قبول اسلام کا اعلان کرکے پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے، میں نے اسلام کی صورت میں زندگی کی حقیقت کو پالیا ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے فوجی حکام خوفزدہ ہیں کہ مسٹر اسٹریچ ایک زمانے میں فوج کے تربیت کار بھی رہے ہیں، کہیں وہ مسلمانوں کو سوئس فوجی راز نہ بتادیں۔ پیپلز پارٹی کے کچھ ارکان بھی مسٹر اسٹریچ کے فوجی تربیت کار والے پہلو کو خطرناک سمجھتے ہیں، تاہم سوئس فوج کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ ہماری فوج کی کارکردگی زیادہ اہم ہے، قطع نظر اس سے کہ اس کا تربیت کار کون رہا ہے؟

پاکستان کے عوام وسیع القلب اور وسیع النظر سوئس عوام کو قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مسٹر اسٹریچ کے مشرف بہ اسلام ہونے کو سوئس عوام کے لئے نیک فال سمجھتے ہیں اور مسٹر اسٹریچ کو قبول اسلام کی سعادت پانے پر مبارکباد دیتے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، یکم فروری ۲۰۱۰ء)

ایک مسلمان کا سب سے قیمتی اثاثہ ایمان ہے: مولانا قاضی احسان احمد

کراچی (پ ر) جامع مسجد قرطبہ بہادرآباد میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ایک مسلمان کا سب سے قیمتی اثاثہ ایمان ہے۔ ایمان ایک ایسی نعمت ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ فتنوں کے اس تلاطم خیز دور میں ہمیں چوکنا رہ کر اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنی ہے۔ تمام فتنوں سے عموماً اور فتنہ قادیانیت سے خصوصاً چوکس رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ قادیانی اپنے آپ کو ایک مسلمان کے روپ میں پیش کرکے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور نوجوان نسل کا ایمان لوٹ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اور اپنی اولاد کے ایمان کی حفاظت کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

دوسری قسط

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر نورالدین عتر

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... ایمان میں سے ہے!

ترجمہ: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

یہ وہ حقائق ہیں جو نفس کی گہرائیوں میں قرار پکڑے ہوئے اور عقل کے ادارک میں جاگزین ہیں، اس لیے کہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، کیوں کہ اسلام دل میں اس محبت کے بغیر داخل ہی نہیں ہوسکتا، البتہ عام لوگوں کے اندر ان احسانات میں غور وفکر کرنے اور ان میں غفلت برتنے کی وجہ سے کافی تفاوت پایا جاتا ہے، اسی لئے دعوت الی اللہ کے جو اعلیٰ طریقے ہیں ان میں ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات کو بیان کیا جائے، اور کثرت سے بیان کیا جائے تاکہ خود آپ کو اس سے فائدہ ہو اور آپ کے علاوہ باقی ایمان والوں کو بھی اس سے فائدہ ہو اور غیر مسلموں کے لئے تالیف قلب اور دین حق سے قربت کا ذریعہ بنے اور اس کے ذریعہ آپ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے پھلوں میں سے ایک عظیم پھل حاصل کریں گے، جس کے بارے میں صحیح اور قطعی الثبوت احادیث وارد ہوئی ہیں، جن میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الإیمان: أن یکون اللہ ورسولہ احبّ إلیہ مما سواھما، وأن یحبّ المرء لایحبّہ الا اللہ، وأن یکرہ أن یعود فی الکفر کمایکرہ أن یقذف فی النار"

ترجمہ: "تین صفات ایسی ہیں جس شخص میں وہ پائی جائیں گی اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

۱:۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

۲:۔ اگر کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لئے کرے۔

۳:۔ کفر کی طرف لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرے جیسے اپنے آپ کو آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے"۔

اور امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"ذاق طعم الایمان من رضی باللّٰہ ربًا، وبالاسلام دینا، وبمحمد رسولاً"

ترجمہ: "اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا"۔

محبت کیسے ثابت ہوگی؟

میرے مسلمان بھائی! جاننا چاہیے کہ محبت دعویٰ اور آرزوؤں کا نام نہیں بلکہ محبت کو بتلانے والی چیز اللہ اور اس کے رسول کے اوامر کو بجالانے اور ان کی منہیات سے بچنا ہے، اس اعتبار سے محبت کبھی فرض ہوتی ہے اور کبھی سنت ہوتی ہے۔

وہ محبت جو فرض ہے:

یہ وہ محبت ہے جو نفس کو فرائض کے بجالانے اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ کرے، اور اللہ نے جو کچھ اس کے لئے مقدر کیا ہے یہ محبت اس پر راضی ہونے پر آمادہ کرے۔ پس جو شخص کسی معصیت میں مبتلا ہے یا اس نے کسی فرض کو چھوڑ دیا، یا کسی حرام فعل کا ارتکاب کیا تو اس کا سبب اس محبت میں کوتاہی ہوتا ہے کہ اس نے اس محبت پر نفس کی خواہشات کو مقدم کیا، اور یہ۔العیاذ باللہ۔غفلت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

جو محبت سنت ہے:

وہ یہ ہے کہ انسان نفلی عبادات کی پابندی کرے اور مشتبہ امور سے بچتا رہے۔

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مومن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اس کے پاس شریعت کے جو بھی اوامر اور منہیات پہنچتے ہیں وہ مشکاۃ نبوت سے ہی پہنچتے ہیں اور وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا ہے، آپ کی شریعت سے راضی اور انتہائی خوش ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اپناتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فیصلے فرمائے ہیں ان سے اپنے نفس میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتا، جس شخص نے ان امور پر اپنے نفس سے جہاد کیا اس نے ایمان کی حلاوت حاصل کر لی۔

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن الله تعالى قال : من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب، وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت عليه، ولا يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه ....." الحديث .

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے دوست سے دشمنی کی تو میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے، اور میرا بندۂ مؤمن میرا تقرب (اعمال میں سے) کسی ایسے عمل کے ذریعے حاصل نہیں کرتا جو میرے نزدیک ان اعمال میں سے زیادہ مقبول ہو جو میں نے اس پر فرض کیے ہیں اور میرا وہ بندہ جسے ادائیگی فرائض کے ذریعے میرا تقرب حاصل ہے ہمیشہ نوافل کے ذریعے (یعنی ان طاعات وعبادات کے ذریعے جو فرائض کے علاوہ ہیں) میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا دوست بنالیتا ہوں"۔

پس اس حدیث نے محبت الٰہی کے اسباب کو دو امور میں بند کردیا، ایک وہ جو فرائض کے اہتمام سے حاصل ہوتی ہے اور دوسری وہ جو کثرت نوافل سے۔

بے شک اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا کثرت نوافل میں مشغول رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ جب بندہ اشتغال نوافل سے اللہ کا محبوب بن جاتا ہے تو اس اشتغال نوافل کی برکت سے اسے ایک اور محبت یا محبوبیت حاصل ہو جاتی ہے، جو پہلی محبت یا محبوبیت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس یہ تیسری محبت یا محبوبیت اس کثرت نوافل سے حاصل ہونے والی محبت سے بڑھ کر ہوتی ہے اور یہ بندے کے دل کو محبت الٰہی میں اس قدر مشغول ومستغرق کردیتی ہے کہ وہ ذات الٰہی اور ان کے ذکر وعبادت کے علاوہ ہر قسم کی فکر وسوچ اور افکار واوہام سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اس پر اس کی روح مکمل طور پر غالب آجاتی ہے، چنانچہ اس وقت اس کے ہاں محبوب کے ذکر، محبت اور اس جیسی دوسری چیزوں کے علاوہ کسی شئ کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، بلکہ اس کے دل کی باگ دوڑ ذکر الٰہی اور محبت خداوندی وغیرہ کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ نیز اس کی روح اس کی جسمانی خواہشات پر اور ذکر اس کی روح پر غالب آجاتا ہے یعنی اس وقت ذکر وعبادت اس کے دل کی آواز وروح کی غذا بن جاتی ہے اور ملائکہ کی طرح اس کے اعمال واذکار اس کے سانسوں کے ساتھ چلنے لگتے ہیں۔

تو حاصل کلام یہ ہے کہ مؤمن کے دل کے لئے ایک عمدہ اور باسعادت زندگی کا حصول اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ممکن نہیں اور حقیقی زندگی تو محبین کی زندگی ہے جن کی آنکھیں اپنے حبیب سے ٹھنڈی ہیں ان کے نفوس کو محبوب کی وجہ سے سکون مل چکا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل مطمئن ہو چکے ہیں، اس کے قرب سے وہ مانوس ہو چکے ہیں اور اس کی محبت سے مزے لے رہے ہیں۔

محبت کی علامات اور محبت میں تاثیر پیدا کرنے والے امور:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت وہ قیمتی جوہر ہے جو دل میں ایک عظیم نور سے چمکتا ہے، اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سے ایسی نورانی شعائیں نکلیں جو اس محبت کو بتائیں اور جیسے یہ شعائیں اس کے آثار میں سے ہیں، اسی طرح اپنے اندر تاثیر بھی رکھتی ہیں جس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس میں ترقی ہوتی ہے، یہاں تک کہ محبت کرنے والا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں محبوبیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ بات یہ کہ معاملہ صرف یہی نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں بلکہ اصل معاملہ نجاح وفلاح اور عظیم کامیابی کا یہ ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کریں۔ اے اللہ ہمیں بھی ان میں سے بنادیجئے۔

اب ہم اختصار کے ساتھ بعض ایسی علامات کو بیان کرتے ہیں جن سے محبت اور ایسے عوامل کا پتا چلتا ہے، جو محبت پر اثر انداز ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق دے کہ ہم ان علامات پر درجہ بدرجہ کمال طریقے سے عمل کریں۔

۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع:

اتباع، محبت کی سب سے بڑی علامت اور محبت کی ترقی میں قوی تاثیر رکھتی ہے، اتباع کا محبت کی علامت ہونا تو عیاں اور ظاہر ہے، کیوں کہ محبت کرنے والا ہمیشہ اپنے محبوب کی موافقت کرتا ہے، ورنہ وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ثابت ہوگا، اور اتباع محبت میں مؤثر ہے تو اس لئے کہ مؤمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کے جمال اور کمال کو عملی طور پر محسوس کرتا ہے اور تجربہ سے اس میں ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے، اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے قرب اور محبوبیت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ کے ساتھ سچی محبت کے دعویٰ کو پرکھنے کے لئے اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو معیار بنایا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ﴾

[آل عمران: ۳۱]

ترجمہ:۔ ”آپ ان سے کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا“۔

۲: قرآن کریم سے محبت:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت اسی سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ذریعہ مخلوق کو حق کی راہ بتائی ہے اور اس کے بتائے ہوئے اخلاق کو پورا پورا اپنایا ہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں سب سے اعلیٰ اخلاق پر فائز ہوگئے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾

[القلم: ۴]

ترجمہ: ”بے شک آپ اخلاق کے عظیم مقام پر ہیں“۔

اب آپ قرآن کریم کے ساتھ اپنے دل کی محبت کا امتحان لیجئے، اور اس کے سننے سے جو آپ کو لذت حاصل ہوتی ہے اس کا امتحان لیجئے، کہ کیا قرآن کریم سننے کی لذت گانے باجے سننے کی لذت سے زیادہ ہے اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو آپ سمجھ لیجئے کہ آپ قرآن کریم کی محبت میں سچے ہیں، کیوں کہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کے نزدیک تو اس کی باتیں، اس کا کلام سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اور ایسی محبت قرآن کریم سے کیوں نہ ہو، جب کہ وہ اپنے الفاظ اور معانی کے اعتبار سے تمام آسمانی کتب پر فائق و برتر ہے، اور جو الفاظ اپنی گیرائی اور گہرائی کے اعتبار سے حق کی تجلیات پر مشتمل ہے، جس کے بیان کے جمال اور نظم کے کمال نے انسانوں اور جنوں کو اس کی مثل لانے سے عاجز کردیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے روح سے تعبیر فرمایا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا﴾

[الزخرف، آیۃ: ۵۲]

ترجمہ:۔ ”اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے“۔

جس طرح روح اجسام کے لئے حیاۃ اور زندگی کا سبب ہے، اسی طرح قرآن کریم تمام ارواحوں کی روح کی حیات اور زندگی کا سبب ہے، لہٰذا ایک مُحب اپنے محبوب کے کلام سے کیسے سیر ہوسکتا ہے جب کہ وہ محبوب ہی اس کا مطلوب و مقصود ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا: ”اگر ہمارے دل پاک وصاف ہوتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوتے“۔

۳: آپ ﷺ کی سنت سے محبت، اور آپ کی حدیث پڑھنا:

محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ محب اپنے محبوب کے ساتھ ہر چیز میں موافقت اور اتفاق کرے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کی سنت اور طریقہ کی اتباع کی جائے اور جو شخص خود اس سنت کو معلوم کرنے پر قادر نہیں اسے چاہیے کہ جو اس کا عالم ہے اس سے پوچھے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا حال ہے، جو ایسے محبوب کا کلام ہے جو افضل البشر ہے، اور وہ سب سے بہتر کلام ہے جو کسی انسان کی زبان سے نکلا ہے، یہ کلام معنی کے اعتبار سے خوبصورت اور الفاظ کے اعتبار سے نہایت عمدہ ہے، اگر آپ اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے تو آپ اسے غور سے سنیں اور ایسی مجلس میں جائیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھی جاتی ہو، اب آپ خود فیصلہ کریں کہ حدیث کی ان مجالس اور ان حلقوں سے آپ کی کیا نسبت ہے؟

۴: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور شمائل سے محبت

یہ محبت کا طبعی تقاضا ہے کہ محب اپنے محبوب کو پہچانے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور شمائل ہی آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی پہچان کرائیں گے۔ علیہ افضل الصلاۃ واتم التسلیم۔ اور آپ کی سیرت اور شمائل کے اعتبار سے جتنا آپ کے علم میں اضافہ ہوگا اتنا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی محبت میں اضافہ ہوگا، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے علم کے بعد آپ کی معرفت میں اضافہ ہوگا۔ اور پھر آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کمال حاصل ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت شریفہ آپ کے دل پر چھا جائے گی پھر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت شریفہ کو آپ کے لئے استاذ، معلم، شیخ اور مُقتدیٰ بنادیں گے، جیسا کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی اپنا رسول اور اپنا ہادی بنایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک مومن محب کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، آپ کے ابتدائی حالات، آپ پر وحی کے نزول کی کیفیت کا علم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات، اخلاق، حرکات وسکنات، آپ کے جاگنے اور سونے، اپنے رب کی عبادت کرنے، گھر والوں کے ساتھ حسن معاشرت، صحابہ کرام کے ساتھ آپ کا کریمانہ معاملہ اور اس طرح کے دوسرے امور کو پہچانے اور ان کا علم حاصل کرے، اور ایسا ہوجائے گویا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ میں سے ایک ہے۔

(جاری ہے)

کھانسی، نزلہ، زکام
کسی موسم یا کسی وقت کے پابند نہیں

ہمدرد کی مجرب دوائیں ان کا علاج بھی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی مؤثر تدبیر بھی

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین لیجیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

نزلہ، زکام، فلو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔
جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مُضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔
جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

لعوق سپستاں

نزلے زکام میں سینے پر بلغم جم جانے سے شدید کھانسی کی تکلیف طبیعت نڈھال کر دیتی ہے۔
اس صورت میں صدیوں سے آزمودہ ہمدرد کا لعوق سپستاں، خشک بلغم کے اخراج اور شدید کھانسی سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے۔
ہر موسم میں، ہر عمر کے لیے

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپھڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔
شوگر فری صُدوری بھی دستیاب ہے۔

سُعالین، جوشینا، لعوق سپستاں، صُدوری ــ ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

Adarts/SJLS-1/2007

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی

مجلس عاملہ کے حالیہ اجلاس کے فیصلے

مولانا محمد حنیف جالندھری

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۷ اور ۱۸ جنوری ۲۰۱۰ء بروز اتوار اور پیر جامعہ فاروقیہ فیز ۲ کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے کی۔ یہ اجلاس صدر وفاق دامت برکاتہم العالیہ کی علالت کے باعث کراچی میں طلب کیا گیا، یاد رہے کہ صدر وفاق گزشتہ دنوں عارضہ قلب میں مبتلا ہوئے، بعد ازاں آپ کا کامیاب آپریشن ہوا اور اب الحمد للہ! گرچہ روبصحت ہیں، مگر چونکہ ڈاکٹروں نے دو تین ماہ تک حضرت کے اسفار پر پابندی عائد کر رکھی ہے، اس لئے کراچی میں اجلاس طلب کیا گیا تاکہ حضرت کی موجودگی کو یقینی بنایا جاسکے، صدر وفاق نے علالت کے باوجود اجلاس کی اکثر نشستوں کی صدارت فرمائی جبکہ بعض نشستوں میں ان کی عدم موجودگی میں وفاق المدارس کے نائب صدر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، رئیس جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اجلاس کی صدارت فرماتے رہے۔

۱۷/جنوری کے اجلاس کے ایجنڈے میں وفاق المدارس کے انتظامی اور دینی مدارس کے داخلی معاملات شامل تھے، دینی مدارس کا نصاب و نظام اور امتحانی سسٹم اس اجلاس میں زیر بحث رہا اور اس حوالے سے اہم فیصلے کئے گئے جبکہ ۱۸/جنوری کے اجلاس میں موجودہ عالمی اور ملکی حالات کے تناظر میں دینی مدارس کے تحفظ و بقا، مدارس کی آزادی و خودمختاری کے دفاع، مدارس کے مستقبل اور آئندہ لائحہ عمل کے حوالے سے غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس کے دوسرے روز وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ ملک بھر کی معروف اور نمایاں دینی قیادت نے بھی شرکت کی، شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا سمیع الحق اور دیگر نامی گرامی حضرات اجلاس میں شریک ہوئے، اس اجلاس کی تاریخ اور مقام کا تعین مولانا فضل الرحمن سے مشاورت کے بعد کیا گیا تھا لیکن شدید دھند کے باعث مولانا کو کراچی کے لئے فلائٹ نہ مل سکی اور وہ اجلاس میں شریک نہ ہو پائے۔ پہلے دن اجلاس صبح ۱۰ بجے سے رات ۸ بجے تک نماز اور کھانے کے وقفے کے ساتھ جاری رہا، جبکہ دوسرے دن صبح سے دو بجے تک خصوصی اجلاس ہوا، جبکہ دو بجے کراچی بھر کے علمائے کرام اور مدارس کے منتظمین و مہتممین کے لئے خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس نشست میں کراچی کے مخصوص حالات کے پیش نظر وہاں کے اہل مدارس کی حوصلہ افزائی اور راہنمائی کے حوالے سے اکابر علماء کرام کے بیانات ہوئے اور بعد ازاں شام پانچ بجے جامعہ بنوریہ العالمیہ میں مفتی محمد نعیم مدظلہ کی میزبانی میں ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس میں دو روزہ اجلاس میں ہونے والے فیصلوں کا پریس کانفرنس کے ذریعے اعلان کیا گیا۔

قارئین نے اس اجلاس میں ہونے والے فیصلوں کے حوالے سے اجمالی اور جزوی خبریں تو ذرائع ابلاغ میں یقیناً ملاحظہ فرمائی ہوں گی لیکن اس اجلاس کے تفصیلی فیصلوں سے آگاہی بھی ضروری ہے، اس لئے اجلاس میں ہونے والے اہم فیصلے پیش خدمت ہیں۔

☆...... اجلاس کے دوران دینی مدارس کی کردار کشی کی مہم، اہل مدارس کو ہراساں اور پریشان کرنے اور مدارس کے خلاف مذموم میڈیا ٹرائل پر گہری تشویش اور فکر مندی کا اظہار کیا گیا اور اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ مدارس کے کردار و خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے مدارس بارے شعور و آگاہی مہم شروع کی جائے گی اور عوامی رابطوں کو مزید منظم کیا جائے گا اور مدارس پر لگائے جانے والے الزامات کی حقیقت کو بے نقاب کیا جائے گا، اس سلسلے میں فوری طور پر وفاق المدارس کے زیر اہتمام جنوبی پنجاب اور صوبہ سرحد میں تحفظ مدارس اور خدمات مدارس کنونشنز منعقد کئے جائیں گے۔ جنوبی پنجاب کے دینی مدارس چونکہ کچھ عرصے سے استعماری قوتوں کا ہدف بنے ہوئے ہیں اور اس وقت سب سے زیادہ پروپیگنڈے کی زد میں اسی علاقے کے مدارس ہیں، اس لئے سب سے پہلے جنوبی پنجاب میں کنونشن منعقد کیا جائے گا، جس کی تاریخ اور مقام کا اعلان عنقریب کیا جائے گی۔

اسی طرح صوبہ سرحد میں چونکہ آپریشن کا سلسلہ جاری ہے اور اس آپریشن کے دوران بہت سی مساجد اور مدارس بھی متاثر ہوئے ہیں، ویسے بھی عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے ڈانڈے مدارس کے ساتھ جوڑنے کی سوچی بھی منصوبہ بندی جاری ہے، اس لئے دوسرا کنونشن صوبہ سرحد میں ہوگا، جس کے مقام اور تاریخ کا تعین مولانا انوار الحق نائب صدر وفاق المدارس کی سربراہی میں ہونے والی کمیٹی کرے گی، ان دو کنونشنز کے علاوہ ملک گیر رابطہ مہم منظم کی جائے گی، اس مہم کے دوران مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی سطح پر مختلف کانفرنسیں، سیمینارز اور کنونشنز منعقد کئے جائیں گی۔ وفاق المدارس کے ملک بھر میں موجود مسؤلین اور مدارس کے منتظمین کو ہدایت جاری کی گئی ہے کہ وہ پوری سرگرمی اور مستعدی سے اس مہم کو کامیاب بنائیں، اس مہم کے دوران سیاست دانوں، اراکین پارلیمنٹ وسینیٹ، ڈاکٹروں، وکلاء، انتظامیہ اور بالخصوص ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے خصوصی طور پر روابط استوار کئے جائیں گے اور انہیں دینی مدارس کے نصاب ونظام اور کردار وخدمات سے آگاہ کیا جائے گا۔

☆ ملک بھر کے علماء وخطباء اور اہل مدارس کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ جمعہ اور دیگر تقریبات وخطبات میں مدارس کی خدمات اور تعارف کے موضوع کو خصوصیت کے ساتھ شامل کریں اور اپنے ادارے میں ہونے والی تقریبات اور دیگر سرگرمیوں میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو خصوصی طور پر مدعو کریں، اسی طرح ہر جمعرات کو اپنے ادارے کے اساتذہ وطلباء پر مشتمل جماعتیں قرب وجوار کی مساجد میں بھیجیں تاکہ وہ وہاں جاکر لوگوں کو رجوع الی اللہ کی تلقین، دین پر عمل کرنے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے کردار وخدمات سے بھی آگاہ کریں گی۔

☆..... اجلاس کے دوران آئے روز دینی مدارس پر چھاپوں کا معاملہ بھی زیر بحث آیا اور اس بات پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا کہ بغیر کسی ثبوت اور اطلاع کے انتظامیہ کے اہلکار اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے دینی مدارس کو تختۂ مشق ستم بنالیتے ہیں، دینی مدارس کے اساتذہ وطلبا کو ہراساں کیا جاتا ہے، بے گناہ اہل مدارس کو گرفتار اور اغوا کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اس صورت حال کے تدارک کے لئے ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کمیٹی میں مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر اور مولانا محمد حنیف جالندھری شامل ہیں، یہ کمیٹی صدر پاکستان، وزیر اعظم، چیف آف آرمی اسٹاف اور دیگر متعلقہ اداروں کے سربراہان سے ملاقات کرکے ان کو اہل مدارس کی تشویش واضطراب سے بھی آگاہ کریں گے اور اس صورت حال کے ازالے کے لئے تبادلۂ خیال بھی کریں گے، اسی طرح مقامی سطح پر چھاپوں اور گرفتاریوں کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے مولانا ڈاکٹر عادل خان کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، جس میں مولانا قاضی عبدالرشید (راولپنڈی)، مولانا پیر سیف اللہ خالد (لاہور)، مولانا عبدالروف ربانی (رحیم یار خان)، مولانا مفتی کفایت اللہ (سرحد)، ڈاکٹر سیف الرحمن (سندھ)، مولانا قاری مہر اللہ (کوئٹہ) شامل ہوں گے۔ کسی بھی مدرسہ کے خلاف کارروائی کی صورت میں فوراً ضلعی مسؤل اور مقامی رکن مجلس عاملہ کے نوٹس میں پوری صورت حال لائی جائے گی اور وہ مشترکہ طور پر مقامی انتظامیہ سے رابطہ اور بات چیت کریں گے اور ضرورت محسوس ہونے پر مرکزی کمیٹی کی مدد حاصل کی جائے گی۔

☆..... اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس وقت ملک جس سنگین اور پریشان کن صورت حال سے دوچار ہے اور اس کی وجہ سے سب سے زیادہ منفی اثرات دینی مدارس پر مرتب ہو رہے ہیں، حالات کے اس گرداب سے ملک اور قوم کو نکالنے کے لئے ملک بھر کے ۱۲۵۰۰ مدارس کے ۲۰ لاکھ سے زائد طلباء و طالبات کو ہدایت کی گئی کہ وہ رجوع الی اللہ، توبہ و استغفار اور دعاؤں کا اہتمام کریں، اکابر کے مجرب اوراد اور وظائف کا معمول بنائیں، ختم بخاری شریف، سورۂ یٰسین کی تلاوت اور آیت کریمہ کا ورد روزمرہ کے معمولات میں شامل کریں۔

☆..... اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدارس کی آزادی وخودمختاری کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا اور کوئی بھی ایسی تجویز جس سے مدارس کی آزادی پر حرف آتا ہو اس پر عمل درآمد سے معذرت کرلی جائے گی اور کوئی بھی ایسا منصوبہ یا سازش جس سے مدارس کا کردار کم یا ختم ہونے کا خدشہ ہو اسے قطعاً قبول نہیں کیا جائے گا، خواہ اس کے لئے اسناد کے معادلے یا مدارس کو متوقع کسی بھی مفاد کی قربانی دینی پڑے یا اس کی کوئی بھی قیمت ادا کرنی پڑے۔

☆..... اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تمام مدارس ذرائع ابلاغ سے اپنے رابطوں کو مضبوط اور مربوط بنائیں اور ہر ادارہ ایسے افراد تیار کرنے پر خصوصی توجہ دے جو اردو اور انگریزی ذرائع ابلاغ پر نظر رکھیں، دین اسلام اور مدارس ومساجد کے خلاف چھپنے والے مضامین اور بیانات کا جواب دیں اور دین اسلام اور مدارس کی خوبیاں زبان وقلم کے ذریعے اجاگر کریں۔

☆..... ۱۴۳۰ ہجری کے سالانہ امتحانات کے موقع پر درجہ سابعہ کا امتحان آزمائشی طور پر وفاق المدارس کے زیر اہتمام لیا گیا تھا، اس تجربے اور نتائج

کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۱۴۳۱ ہجری سے ہر سال وفاق المدارس کے زیر اہتمام درجہ سابعہ کا امتحان لیا جائے گا اور درجہ سابعہ کا امتحان پاس کئے بغیر کسی طالب علم کو اگلے درجے میں ترقی نہیں دی جائے گی تاہم ۱۴۳۰ ہجری کے امتحان میں شریک جو طلبا درجہ سابعہ میں کامیابی حاصل نہیں کر پائے اور انہیں اگلے درجے میں ترقی دے دی گئی انہیں رعایت دے دی جائے گی۔

☆...... بنات کے نصاب پر غور کیا گیا اور یہ طے پایا کہ مدارس کا نصاب حسب سابق چار سال بھی ہوگا اور مزید دو سال کا اضافہ کر کے چھے سالہ نصاب کر دیا گیا تاہم یہ اضافی دو سال مدارس کا صوابدیدی اختیار ہوگا، ایسی طالبات جو چھے سالہ کورس نہ پڑھ سکیں گی، ان سے چار سالہ کورس کا ہی امتحان لیا جائے گا اور اس کا نفاذ شوال ۱۴۳۱ ہجری سے ہوگا۔

☆...... مدارس سے روز بروز کوائف طلبی کے نام پر اہل مدارس کو تنگ کرنے کا معاملہ بھی اجلاس میں زیر غور آیا اور اس بارے میں یہ طے پایا کہ اس مسئلے کو بھی صدر اور وزیر اعظم کے سامنے اٹھایا جائے گا تاہم اہل مدارس کو یہ ہدایت جاری کی گئی کہ ایسے کوائف جن کی وہ خود تشہیر کرتے ہیں وہ تو کسی کے مطالبے پر بھی دے دیئے جائیں، البتہ دیگر تفصیلی کوائف کے سلسلے میں چونکہ دیگر مکاتب فکر کے مدارس کی نمائندہ تنظیموں کے مابین یہ بات طے شدہ ہے کہ تفصیلی کوائف کے لئے براہ راست مدارس کو پریشان نہیں کیا جائے گا بلکہ متعلقہ وفاق کی طرف رجوع کیا جائے گا، اس لئے تمام مدارس رجسٹریشن، وفاق سے الحاق کی سند اور دیگر قانونی اور ضروری دستاویزات ہر وقت اپنے پاس موجود رکھیں اپنے ادارے کے بورڈ پر وفاق المدارس سے الحاق کو نمایاں کر کے لکھیں اور تفصیلی کوائف کا مطالبہ کرنے والوں کو وفاق المدارس سے رجوع کرنے کا کہیں۔

☆...... اجلاس کے دوران ملک کی عمومی صورت حال پر بھی غور وخوض ہوا اور ملک میں آئے روز بڑھتی ہوئی بیرونی مداخلت اور جارحیت پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ اس وقت پاکستان کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے، کیونکہ پاکستان ہے تو دین اور تعلیم و تعلم کے تمام سلسلے ہیں، اس لئے وطن عزیز کے استحکام اور سالمیت کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور ملک بھر میں استحکام پاکستان سیمینار بھی منعقد کئے جائیں گے، اس وقت ملک کی خود مختاری کے تحفظ کی نہیں بلکہ آزادی کی بحالی کی تحریک چلانے کی ضرورت ہے، تاہم اس اجلاس کے دوران یہ بات بھی زیر بحث آئی کہ وفاق المدارس کے دستور اور پالیسی کے مطابق صرف مدارس سے متعلقہ امور وفاق کے دائرہ کار اور دائرہ اختیار میں آتے ہیں، اس لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو موجودہ حالات کا شرعی اور معروضی حالات کی روشنی میں تجزیہ کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرے گی اور کسی اور دینی پلیٹ فارم پر عنقریب ایک بڑا اور نمائندہ اجتماع بلا کر موجودہ صورت حال سے نجات اور لائحہ عمل کے حوالے سے مشترکہ موقف سامنے لایا جائے گا۔

☆...... اس اجلاس کے دوران سوئٹزر لینڈ میں میناروں پر پابندی، برطانیہ میں سب سے بڑی مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ اور بالخصوص بعض ممالک میں ایک مرتبہ پھر توہین آمیز، دل آزار اور شر انگیز خاکوں کی اشاعت کی پرزور مذمت کی گئی، اسے بنیادی انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے منافی قرار دیا گیا اور اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ اس وقت عالمی سطح پر ایک ایسے قانون کی موجودگی از حد ضروری ہے، جس میں تمام انبیاء کرام اور آسمانی کتابوں کی توہین کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے اور اظہار رائے کی آزادی اور توہین کے مابین فرق واضح کیا جائے، نیز اس بات کی ضمانت دی جائے کہ کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کے تہذیب و کلچر کے خاتمے اور مقدس شعائر کی بے حرمتی سے مکمل اجتناب کیا جائے گا، اس سلسلے میں پاکستان کلیدی اور قائدانہ کردار ادا کرے اور او آئی سی سے رابطہ کر کے عالمی سطح پر اس قانون کی منظوری کے لئے جدوجہد کرے۔ ☆☆☆

ولادت باسعادت

جس گھڑی وہ نازش کون ومکاں پیدا ہوا   سارے عالم میں خوشی کا اک سماں پیدا ہوا
ابتدائے دہر سے حق کو رہا مطلوب جو   ہاں وہی محبوب خلاق جہاں پیدا ہوا
سرزمین کعبۃ اللہ گود پھیلائے بڑھی   اے خوشا معراج کا وہ میہماں پیدا ہوا
موسم گل کیوں نہ آئے جشن استقبال کو   ساکنانِ خلد کا وہ میزباں پیدا ہوا
''رحمۃ للعالمین'' اور صاحب ''خلق عظیم''   اسوۂ احسن، سراپا حق نشاں پیدا ہوا
رہ گئے حیرت زدہ احبار و رہباں دیکھ کر   وہ نبی الانبیاء، خاتمؐ کہاں پیدا ہوا
جس کے ہاتھوں میں لواء الحمد ہو روز جزاء
حمد باری کو ولی وہ مدح خواں پیدا ہوا

ولی اللہ ولی عظیم آبادی

حافظ امین، کراچی

شیزان کی مصنوعات مسلمانوں کیلئے ناجائز

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم، دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون!

سوال: مندرجہ ذیل مسئلہ قرآن وسنت کی روشنی میں حل فرما کر ممنون فرمادیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مشروبات کی دنیا میں ایک مشروب ''شیزان'' نام کا آیا ہے، جسے لوگ بڑے شوق سے پیتے ہیں اور کمپنی کی جانب سے اس کی تشہیر بھی کافی ہوتی ہے، لیکن سننے میں آیا کہ یہ کمپنی قادیانیوں کی ہے اور ''ختم نبوت'' والوں کی جانب سے اس مشروب کا بائیکاٹ کرنے کے لئے بھی کہا گیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مشروب کا بیچنا، پینا اور اس سے حاصل شدہ کمائی کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے؟ پھر اشکال یہ ہے کہ اگر ''شیزان'' قادیانیوں (جو کہ غیر مسلم ہیں) کی مصنوعات میں سے ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے، تو دیگر بیشتر مشروبات بھی غیر مسلم انگریز کمپنیوں کے تیار کردہ ہیں، انہیں بھی ممنوع ہونا چاہئے (حالانکہ آج تک کسی نے اس سے منع نہیں کیا) امید قوی ہے کہ جناب والا اس مشکل کو حل فرما کر مطمئن فرمادیں۔

المستفتی: حافظ امین

الجواب ومنہ الصدق والصواب

سب سے پہلے یہ اصولی بات ذہن نشین کرلیں کہ مصنوعات میں سے کسی بھی چیز کو صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسی غیر مسلم کمپنی کی تیار شدہ ہے بلکہ ناجائز ہونے کی اصل وجہ کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جو غیر مسلم کمپنی اپنی مصنوعات کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ مخصوص طریقہ سے ایک خاص مشن کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اور ان کو نقصان پہنچانے میں صرف کرتی ہو، اسی طرح دین اسلام کے خلاف اپنے غلط عقیدے اور نظریے کی نشر واشاعت میں خرچ کرتی ہو اور اس سے واقعتاً اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا سخت اندیشہ بھی ہو تو ایسی صورت میں اس غیر مسلم کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا اور ان کے کاروبار کو آگے بڑھانے کا موقع دینا، گویا ان کے ناجائز عزائم اور اسلام کے خلاف ان کے مشن میں پس پردہ تعاون کرنے کے مترادف ہے، جو کسی بھی مسلمان کے لئے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ایمانی جذبہ رکھنے والا کوئی مسلمان ایسا کام کرسکتا ہے اور جن غیر مسلم کمپنیوں کا معاملہ اس طرح نہیں ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تو پھر ایسے غیر مسلم کمپنی کی جائز مصنوعات کو خریدنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

ان تفصیلات کے بعد اصل مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ اس سے پہلے کئی سوالات کے ذریعہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ''شیزان'' فیکٹری کی مصنوعات کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ مرزائیت کے تبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے، اسلام اور مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچانے میں صرف ہوتا ہے، اس کے علاوہ ''شیزان'' فیکٹری مرزائیوں کو سالانہ لاکھوں روپے مرزائیت کی نشر واشاعت کے لئے دیتی ہے، اگر یہ باتیں درست ہیں تو ایسی صورت میں ''شیزان'' کی مصنوعات میں سے کسی چیز کا خریدنا، بیچنا اور اپنے استعمال میں لانا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔

اور جہاں تک دوسری غیر مسلم کمپنیوں کی مصنوعات کی خرید وفروخت کا تعلق ہے تو اس کا حکم بھی اسی تفصیل کے مطابق ہے کہ اگر غیر مسلم کمپنیاں بھی اپنی مصنوعات کی آمدنی کا بڑا حصہ مرزائیوں کی طرح ایک خاص مشن کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صرف کرتی ہوں تو ان کی مصنوعات کی خرید وفروخت بھی مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد کمال الدین غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم، کراچی ۱۴

۱۸-۱۱-۱۴۰۸ھ

جواب صحیح ہے اور مرزائیوں اور دوسرے غیر مسلموں مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں میں فرق یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں لہٰذا کسی التباس کا اندیشہ نہیں، اس کے برخلاف مرزائی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے، بلکہ مسلمان کی حیثیت سے متعارف کراتے ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

احقر

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۴۰۸-۱۱-۱۹

ردِ قادیانیت پر لکھی ہوئی غیر منقوط تحریر

ملحد گامائی گروہ اور علمائے اسلام کا کردار

مولانا عبدالغفار شیرانی

مکار گورے ہمارے ملک سوداگری کے واسطے وارد ہوئے، مگر سادہ لوح سوسائٹی، کھوئے عوام اور سوئے حکام سے مل کر ارادے اور ہوگئے، وہ مسلسل دھوکوں سے سلسلہ وار اس ملک کے لوکل عوام اور مسالک و گروہوں کو مرحلہ وار مملوک کر کے اس حال کو آگئے کہ اٹھارہ سو ساٹھ سے سہ سال اول ہوئی ملکی لڑائی کے کامگاری سے دارالحکام دہلی اور سارے ملک کے حاکم ہوگئے۔ ملک کے سارے عوام سرگرمی سے اٹھ کر اس ملکی لڑائی کا حصہ ہوئے اور اس طرح ہر ہر گام رد و کد اور لڑائی کا سلسلہ ہوا، سارے ملک کا حال دگرگوں ہوا، اک سائڈ سے اہلِ ملک کا اسلامی عسکر اور دوسری سائڈ سے مکار گوروں اور اس گروہ کے ٹوڈی والوں اور ڈمی اولادوں کا عسکر، ہر دو گروہ اک دوسرے کے آگے آکر ڈٹ گئے، ملک کی گلی گلی اور ہر کہسار و درہ اس لڑائی کا گڑھ ہوا، اس ملک کی گولڈ و سلور کی طرح اعلیٰ مٹی کے حصول کے لئے اس مکار گروہ کے اہلکار اور اس کے مددگار دس لاکھ ملکی لوگوں کو مار گئے، علمائے اسلام دھمکائے گئے، کوڑوں سے مارے گئے اور سرِ عام رسوا کئے گئے، اہلِ ملک سرِ عام لٹکائے گئے اور عساکرِ اسلام کے سر کٹوائے گئے، سارا ملک ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور لوٹ کھسوٹ کا اڈا ہوا، کروڑوں کے اموال و املاک لوٹ لئے گئے، اہلِ ملک اس لڑائی کو کامگاری کے ڈگر سے لگا ہی گئے مگر گورے سرکار کے دوہرے کردار و دلال اور دو کوڑی کے ڈمی آلۂ کار آڑے گئے، وہ لاولد ملکی لوگ سالہا سال لڑائی کے اس دور، عالم آہمگلر کے امدادی ہوکر اہلِ اسلام سے معرکہ آرا رہے اور اس طرح اس لاولد اور مکار گروہ کی امداد و مساعی سے ملک کے سارے عوام و حکام، احرار و سردار اور اموال و املاک وکٹوری ملکہ اور گورے لارڈ کے مملوک ہوگئے۔

اس لڑائی کے حال و احوال اور اہلِ اسلام کے کردار و اطوار اور سلوک و اعمال گورے سرکار اور حاکم وائسرائے کے لئے مسئلہ دردِ سر ہوا۔ مسلکِ اسلام اور اس کے حامی و مددگار اس کو گورے سرکار کے لئے واحد سدِ راہ لگے، اس لئے گورے سرکار کے مردود صلاح کاروں اور ہمدردوں کی صلاح ہوئی کہ اہلِ اسلام کو مسلکِ اسلام اور اللہ کی رسی سے کاٹ دو کہ مسلکِ اسلام مکڑی کے گھر اور سوئی کے دھاگے کی طرح ہلکے سے ہلکا ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہو اور مسلکِ اسلام کا محل دھڑام سے گر کر مسمار ہو، اس مکروہ مسلوٹ اور گمراہ معاہدے کی رو سے اس کے عملدرآمد کے لئے گورے سرکار کے عملی حکم سے سارا ملک مسلکی لڑائی کی عمومی معرکہ گاہ ہوا، وہ سارا دور اہلِ ملک و اہلِ اسلام اور علماء و صلحاء کے لئے کڑا اور محال دور رہا، کالی گھٹا کے اس دور سے کئی اعدائے اسلام اور ملاحدہ لوگ گورے سرکار کی مکروہ گود سے الگ ہوکر اہلِ اسلام اور مسلکِ اسلام سے ٹکرا گئے، سرکاری حکم و امداد سے کئی ملحد اور گمراہ گروہ اکٹھے ہوکر مسلکِ اسلام کی روک کے لئے مسلم علماء سے معرکہ آرا ہوگئے، اسی دور کے اس مکروہ سلسلے کی کڑی کے طور سے اک مردود ولا مسلک گروہ سر اٹھا کر عام ہوا، اس گمراہ گروہ کو مکار موسوی علماء، روح اللہ رسول کے حواری گروہ کے مالدار روسا اور گورے سرکار کے حکام و عمال کی مالی و کلامی امداد حاصل ہوئی، اس مردود گروہ کے مردود و گمراہ سالار و مؤسس کا اسم اس کے والد "مملوک احمد" رکھوا گئے، مکروہ ملحد "مہدی رسولِ مسعود" کا مدعی ہوکر دائمی رسوا ہوا، اس مردود کے گھر والے اس گمراہ کو لاڈ سے "گاما" کے اسم سے موسوم کر گئے۔

اس کالم سے اس "داعیِ رسول" کا اصل مدعا ہے کہ اس ملحد "گامائی گروہ" کے سرسری کردار کو لکھ کر اس کے گمراہ اعمال و کردار کو معلوم کروا سکے، اس مردود گاؤ سامری کے والد گورے سرکار کے "سی آئی ڈی" ہوگئے، اٹھارہ سو ساٹھ سے سہ سال اول ہوئی ملکی لڑائی کے دور، اس مردود کے والد گورے سرکار کو دس کم ساٹھ گھوڑے دے گئے کہ وہ آلہ کاروں کا گروہ گوروں کی امداد کے لئے ملکی حُروں کو مار سکے، اس گمراہ "گامائی گروہ" کے گمراہ سالار کا حکم ہوا کہ: "ہم اسلام کے لئے گورے سرکار سے لڑائی حرام اور ملک و مسلکِ اسلام سے حکم عدولی ہے۔" گورے سرکار کی امداد کے لئے وہ دس کم ساٹھ الماری رسائل لکھوا گئے، وہ مردود اوّل اوّل مصلحِ اسلام کے دعوے سے موسوم ہوا، اٹھارہ سو اسی

کو علم اور اسی طرح سلسلہ وار مامور، مہدی اور روح اللہ موعود کے دعوؤں سے ہوکر، کئی صدی کو سولہ سو اور سہ صد اک سال کو وہ رسول موعود کا دعوے دار ہوکر گمراہی کے دلدل میں عمرا سے لگ کر راہی گمراہ ہو گئے، اس گمراہ کا گروہ، ہادی عالم و سردار دو عالم کے "مہر الرسل" کا عدم گواہ ہے، اس گروہ کے گمراہوں کے ہاں گمراہ سالار "کا، رودو کا مولود" مکہ مکرمہ اور معمورہ رسول سے اعلیٰ ہے۔ الحاصل گمراہوں کے سردار ہر طرح سے ساعی رہے کہ رسول اللہ کی گدی مسعود اس مردود کے اسم ہو اور وہ مسلک اسلام کا حاکم، رسول و مرسل ہو، اس کی سعی ۔ ۔ مسلک اسلام گڈ مڈ ہوکر دراڑوں کا گھر ہو، لومڑی کی طرح مکار گامائی گروہ، گرگٹ کی طرح کئی اسموں سے سادہ لوح مسلم عوام کو دھوکے سے مال و املاک کی طمع و حرص دے کر عوام کے اعمال و اموال اور مسلک و اسلام لوٹ گئے، وہ لوگ کھلم کھلا اور مکمل سرگرم ہو کر اسلامی اصولوں، مسلکی حدود، احکام سماوی اور امور الٰہی کا مکمل رد کر گئے، وہ گروہ مردود، اسلامی لہو سے کر کے اور سرکاری ڈالر کھا کھا کر کھٹمل کی طرح ہٹا کٹا موٹا ہوا اور حوصلہ ور ہو کر مسلک اسلام کے احکام و حدود کے لئے سد راہ ہوا، وہ اللہ اور رسول کے مسلک درسی سے کٹ ہی گئے مگر دھوکے سے دوسرے مسلم عوام کو کاٹ کر گئے، اس گروہ کے گمراہ اعمال حد سے سوا اور اسرار کھل گئے اور اس کا روک امر محال ہوا، عام عوام کو اس گروہ کا "رد اسلام کردار" معلوم ہوا، ہر دور کے علمائے کرام اس مردود لاولد "گاؤ سامری" کے گمراہ اعمال کو محسوس کر کے اور اس حساس اسلامی مسئلے کو معلوم کر کے آگے آئے اور اس کا مکمل رد کر گئے، اسی دور کو مولوی مہر علی گولڑوی مکہ مکرمہ گئے کہ عملاً وہاں رہ سکے، مگر ولی العلماء محمد امداد اللہ مکی اس کو حکم الٰہی سے الہام و لی کر گئے کہ اس ملک کے اس مردود گروہ کی روک اہم ہے، اس لئے مولوی مہر علی گولڑوی ملک آگئے، اس کے علاوہ کئی اور علماء آگے آکر اس مردود گروہ کے رد کے کام کو آگے لے گئے۔

اس مردود کے اس دعوے کا آٹھواں سال ہوا اور اس سال ماہ مئی کے دس اور سولہ کو وہ گمراہ "گاما مردود" اس حال کو ہوا کہ وہ ٹٹی کے لئے حدود حمام کے ٹٹی سے لگا ہوا ہے اور ملائک آکر اس مردود کی روح لے گئے اور اس طرح وہ مردود رسوا اور ہلاک ہوکر "دار الآلام" کے راہی ہو گئے، اس سال کو وہ "ملحد العصر" ہلاک ہوئے اور اسی سال کو "علامہ عصر" عالم ارواح سے عالم اعمال کو آگئے، اسی مولود اور اس کے مسلکی علماء کے کردار ہی سے ہو سکا کہ اس گمراہ کے مردود لحد سے اسلامی کدال ٹکرا کر اس مردود گروہ کو اس اسلامی ملک کے حدود سے معدوم کروا گئے۔

اک دور کو سالار احرار مولوی عطاء اللہ آگے آکر اس مہم کے سالار کارواں ہو گئے، وہ اس گمراہ گروہ کو کئی گھیرے گھاؤ لگا کر اس "دار الاعمال" سے "دار السلام" کے راہی ہو گئے، اسی گمراہ گروہ کو محسوس کر کے "امام العصر" اور اس کے ہم عصر علماء کمر کس کر آگے آئے اور اس مہم کو آگے لے گئے، اسی دور کو مکار گورے ہمارے ملک کو ڈوائڈ کر کے اس کے دو ٹکڑے کروا گئے اور اس طرح ملک دو حصے ہوا، اک حصہ اہل اسلام کو ملا اور دوسرا حصہ مرہٹوں کا ہوا، اس گروہ کا مردود عمل اور گمراہ حواری، اہل اسلام کو گھاؤ کے لگاؤ اور حدود اسلام کے ڈاکے کے لئے اس اسلامی ملک آگئے، گورے سرکار کے آلہ کار اور اس ملک کے اک ٹکڑے کہ اس کا دار الحکام لاہور ہے، اس حصے کے حاکم اعلیٰ سر موڈی اس مردود گروہ کو اک سکہ سے اک مرلہ مٹی دے گئے، اس طور سے اس مردود گروہ کو کل اک لاکھ اور اڑسٹھ سو کے دس عددی مٹی دے گئے، وہ ساری مٹی اس گروہ کو گورے سرکار کے امداد کے عطا حاصل ہوئی، وہ دی گئی مٹی سرگودھا ڈسٹرکٹ کے سائڈ سے لگا اک اہم ملکی حصہ ہے، کہساروں سے گھرا ہوا حصہ اس گروہ کا گڑھ ہوا، ملک کے دو حصے ہوئے اور اسلامی ملک کے کئی ادوار اس طرح آئے کہ اس گمراہ و مکار گروہ کے ٹھگ و ملحد لوگ اس ملک کے اعلیٰ سول، ملٹری اور سرکاری عہدوں کے حاکم ہوئے اور ملک و اسلام کو گہرے گھاؤ لگائے، اس گروہ کی سعی ہوئی کہ مسلک اسلام سمٹ کر علماء اور صلحا کے ہاں سے سلسلہ وار محدود ہو کر سارے سوسائٹی سے مسدود ہو۔

اسی کی دہائی سے دو کم آٹھ سال اول کا دور ہے کہ اس مردود گامائی گروہ کی آوارہ گردی اور گمراہی حد سے سوا ہوئی، اس سال "مملوک احمد گاما" کے ولد حرام "طاہر گاما" اور اس کے گمراہ حامی مسلح ہوکر اسکولوں کے معصوم لڑکوں کی اک گاڑی سوار گروہ کو روک کر حملہ آور ہو گئے اور معصوم لڑکوں کو لاٹھی اور کوڑے مار مار کر ادھ موا اور لہولہو کر گئے، اس معاملے کی صدا وہاں سے اٹھ کر سارے ملک کے عوام کو معلوم ہو گئی، سارے ملک کے عوام آگ کا گولہ ہو کر سڑکوں کو آگئے، سارے ملک سے اس گمراہ گروہ کو لگام کی صدا اٹھی، ملک کے سارے اسلامی گروہ اور اہم عوامی لوگ اس مسئلے کے حل کے لئے اکٹھے ہو گئے، اسی ٹائم اک مسئلہ ہوا کہ اس مہم کی سالاری کا معاملہ کس آدمی کے حوالے ہو، کئی اک رائے دے گئے مگر اس مسئلے کا حل اس طرح سے ہوا کہ امام العصر کے علمی ولد، ولی کامل محمد آدم کی اولاد صالح سے "رسول مصر کے اہم اسم" ولد کامل اور مدرسہ العلوم الاسلامی (گرو صوم صدر) کے مؤسس و صدر مدرس "علامہ عصر" اس مہم اعلیٰ کے سالار کارواں ہو گئے۔

"علامہ عصر" کو علمائے اسلام کے سالار کارواں اور حاکم اعلیٰ سرحد "مولوی محمود" کی طرح کا ہمدم اور گوہر ملا "گل دم" اور "گل لالہ" مل کر سالار کارواں ہوں، معرکہ طور "اہل گاما" سے ہو اور مسئلہ "رسول اللہ" کی "گدی مسعود" کا ہو، اس طرح کا ماحول ہوا کہ سارا

ملک معرکہ گاہ ہوا، "علامہ عصر" کی علمی و مسلکی اور "مولوی محمود" کی عوامی اور سرکاری ساکھ، اک "لالہ صحرائی" دوسرا "مرد کہسار" ہر دو سارے ملک کے دورے کرکے مہم کو اس موڑ سے لگا گئے کہ "اہل گاما" کے دل ہل گئے، "علامہ عصر" کے کمال عمدہ مساعی سے ملک کے سارے گروہ، ہمہ مسالک کے علماء اور اسکالر، اسلامی اور مسلکی مدارس کے ائمہ، سرکاری اسکولوں، سول اداروں اور ملٹری محکموں کے ڈاکٹر، وکلاء، کالم کار اور عسکری سالار الغرض سارے ملک کے عوام اور اہل اسلام، کم عمر ہو کہ معمر، سردار ہوں کہ محکوم، ولی ہوں کہ مملوک اس اہم اسلامی مسئلے کے حل کے لئے سارے کے سارے "علامہ عصر" کے ہمراہ ہو کر اس راہ کے سالاروں سے مل گئے۔

دوسری سائڈ سے "گاما طاہر" کا "گامائی گروہ" اور اس کے ہم کردار ہم مسلک حواری، ملکی ہمدردوں سے "ولد سلول کی اولاد" اور دوسرے لاملکی اداروں، را، سی آئی اے، موساد اور مارکس و ماؤ کے اولاد کے امداد و مساعی سے اکھٹے ہو کر سرگرم ہو گئے اور ڈٹ کر معرکہ آرائی کے لئے کھڑے ہوئے، ائمہ کرام مصلوں، علماء کرام درس گاہوں اور اہل اسلام گھروں سے سرگرم ہو کر سڑکوں کو آئے اور اس مہم کی صدا کو گھر گھر، گلی گلی اور گاؤں گاؤں لے گئے، ہر دو گروہ اک دوسرے کو للکار کر آگے ہوئے اور سارا ملک اسی مسلکی لڑائی کا معرکہ گاہ ہوا، "علامہ عصر" کی سالاری، ملک کے ہمہ اسلامی مسالک کے ائمہ اور علماء کی مساعی اور اس مہم کے حامی لوگوں کے اس حال سرگرم رد عمل اور کردار کے آگے اس دور کے صدر اور ملکی حاکم اس حال کو آگئے کہ اس کے حکم سے اس اہم ملکی اور اسلامی معاملے اور اس کے عوامل اور رد عمل کو "دارالعلوم" کے ہاں دکھا کر اس مسئلے کے حل کے لئے اس اعلیٰ ادارے کی آراء لی گئی، اس طرح ملکی صدر کے حکم سے "دارالعلوم" اس اہم ملکی اور اسلامی مسئلے کا محور ہوا، ہر اُس سائڈ سے اک دوسرے کا کڑا امتحان ہوا، اس دور کو اس ملحد گروہ کے کئی ملکی ہمدرد، لاملکی ادارے، لوگ اور ملحد رسالے و کالم کار اس مسئلے کے حل سے روک کے لئے ساعی رہے اور کئی اک رکاوٹ ڈال کر روڑے اٹکائے گئے، مگر ملک کے کلمہ گو مسلم عوام، ٹڈی دل کی طرح اکھٹے ہوئے اور کاسہ سر آگے لئے اس ملحد و مردود گروہ سے ٹکرا گئے۔

"دارالعلوم" کی کارروائی اور اس مسئلے کے حل کے لئے ہر دو "اسلامی گروہ" اور "گامائی گروہ" کے امام و سالار اور حامی لوگ "دارالعلوم" کے وکلاء کے ہاں دلائل کے لئے آگئے، ہر گروہ کے سالار اس کے گروہ کو "اصح اور کھرا" کہہ کر "دارالعلوم" کے وکلاء کے رو دلائل لا گئے اور محرر اس مسئلے کے سارے دلائل اور حوالے کے ہر ہر سطر کو لکھ گئے "مولوی محمود" کے محکم اور ٹھوس دلائل کو سماع کر کے "دارالعلوم" اس حساس مسئلے کے حل کے لئے سرگرم ہوا، "علامہ عصر" اور "مولوی محمود" کئی اہم ملکی علماء اکھٹا کر کے ملک کے صدر اور اعلیٰ سول و ملٹری حکام سے ملے، کئی اہم اور اعلیٰ لوگوں اور اداروں کے در کھٹکھٹائے اور مسلسل کئی ماہ سرگرداں رہے، ہر دو سالاروں کے سرگرم مساعی سے کئی ماہر لوگ اور "دارالعلوم" کے اہل رائے وکلاء اس اسلامی مہم کے رائے کے حامی ہوئے محدود وسائل اور لامحدود وسائل مگر اس مہم کے سارے مراحل مکمل آرام سے طے ہوئے۔

اٹھارہ سو اک سو صدی کے اسی کے دہائی سے دو کم آٹھ سال اوّل دسواں ماہ ہوا کہ اک کم آٹھ کو اس ملک کے "دارالعلوم" کے وکلاء کا اس مسئلے کے حل کے لئے ووٹ ہوا اور اسی لمحہ مسعود کو سارے وکلاء کے رائے سے اس گمراہ و مردود گروہ کو لامسلک اور لا اسلام اور دہری کہہ کر اہل اسلام کی دلی مراد حاصل ہوئی اور اس طرح "گامائی گروہ" اور "لاہوری گروہ" ہر دو کو لامسلم کہہ کر رسول اللہ کا کارواں اللہ کی مدد سے کامگار اور "گامائی گروہ" رسوا ہوا، اہل اسلام اس کاٹ دار مہم اور کڑے معرکے سے مسرور کامگار ہو کر دلی مرادوں کی حصول کے حامل ہو گئے اور اس مہم کو ساحل ساگر کے حدود لا کر ہی آرام ہوئے، گمراہوں کو سارے معرکہ کے اس طرح کے حال سے حد کمال دکھ ہوا، وہ حوصلے ہار گئے اور دل ٹوٹ گئے، وہ ساعی ہوئے کہ کسی طرح سمٹ کر اس معرکہ گاہ سے الگ اور مسلک اسلام کے سرحدوں سے دور ہوں، اہل اسلام کے اس کامگاری سے اک اساسی اسلامی اور اہم ملکی مسئلہ حل ہوا۔

☆☆..........☆☆

محمد ﷺ خاتم دوراں

وجاہت کس قدر ہے مرحبا ختم نبوت کی
زمینوں آسمانوں میں ضیاء ختم نبوت کی

خدا نے روز اوّل ہی رسولوں سے لیا وعدہ
تمہاری روح میں ہوگی وفا ختم نبوت کی

کوئی دجال کیا اس نقش فطرت کو مٹا پائے!
خرد سے ماورا ہے ہر ادا ختم نبوت کی

کسی کذاب کا منہ دیکھنا شایاں نہیں لوگو
ہمیں ہر روز ملتی ہے عطا ختم نبوت کی

محمد ﷺ فاتح ہر جاں محمد ﷺ خاتم دوراں
محمد ﷺ کو ملی شان علا ختم نبوت کی

چمن میں گل کھلے بلبل اٹھے سکان شب جاگے
مہک لے کر چلی باد صبا ختم نبوت کی

غلام زار کے لب پر بحمد للہ جاری ہے
بیاں ختم نبوت کا، ثنا ختم نبوت کی

خبر و ں سے ایک نظر

جھوٹے نبی کو کسی دور میں بھی برداشت نہیں کیا گیا

میٹروول سائٹ میں مولانا سعید احمد جلال پوری کا تربیتی نشست سے خطاب

کراچی (رپورٹ: ابراہیم حسین) جب بھی کسی کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس دور کے مسلمانوں نے متحد و متفق ہوکر اس جھوٹے نبی کا قلع قمع کیا اور جھوٹے نبی کو کسی دور میں بھی برداشت نہیں کیا گیا۔ انیسویں صدی کی ابتدا میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ہندوستان بھر کے علمائے کرام نے اس کی زبردست مخالفت کی اور اس کے کفر کے فتوے جاری کئے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے میٹروول سائٹ کراچی میں ایک تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ میٹروول سائٹ میں ختم نبوت کے کاز کا سفر ترقی کی طرف گامزن ہے۔ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کے استاذ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن اور مدرسہ اشرفیہ امدادیہ کے مہتمم مفتی عبدالجبار کی سرپرستی میں مفتی عبدالوہاب عابد، مولانا فیض ربانی اور مولانا ارشد ہر ماہ مختلف مدارس میں پڑھنے والے میٹروول کے طلبا کا اجلاس بلاتے ہیں جس میں پورے ماہ میں ختم نبوت کے حوالہ سے کئے جانے والے کام کا ریکارڈ پیش کیا جاتا اور مستقبل کے لئے لائحہ عمل طے پاتا ہے، موقع بموقع میٹروول کی مساجد میں ختم نبوت کے بیانات رکھے جاتے ہیں، تین روزہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس بڑی کامیابی سے ہمکنار ہو چکا ہے۔ یکم صفر المظفر ۱۷ جنوری ۲۰۱۰ء بروز اتوار جامع مسجد طیبہ میں تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں مولانا سعید احمد جلال پوری زیدمجدہ نے مذہبی، سیاسی، سماجی شخصیات اور عوام الناس سے خطاب کیا۔ تربیتی نشست کا آغاز جامع مسجد طیبہ کے موذن قاری شوکت کی خوبصورت آواز میں تلاوت کلام پاک سے ہوا، نعت شریف بھائی علی اکبر نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے شعلہ بیان مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز میں مختصر بیان کیا۔ تربیتی نشست کے مہمان خصوصی مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے اپنے خطاب میں اہالیان میٹروول کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ وہ واحد مسئلہ ہے جس پر امت مسلمہ کسی قسم کا کمپرومائز نہیں کرسکتی، ختم نبوت کی خاطر مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے تک پیش کئے ہیں، اب بھی امت مسلمہ کا ہر فرد تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ تربیتی نشست میں مولانا عبدالحکیم، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا عبدالسلام، مفتی عبداللہ اور اے آر پبلک اسکول کے پرنسپل جناب سجاد صاحب خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔ حاضرین میں ختم نبوت سے متعلق لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی دعا سے اس نشست کا اختتام ہوا۔

ملعون یوسف کذاب کے خلیفہ اول زید حامد کے پروگراموں پر پابندی عائد کی جائے: علمائے ختم نبوت

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام ۲۸/ جنوری ۲۰۱۰ء بروز جمعرات شام ۵ بجے نیشنل پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالوحید قاسمی سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا مفتی مجیب الرحمٰن، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا محمد طیب مبلغ ختم نبوت اسلام آباد، مولانا قاضی مشتاق اور محمد طلحہ سعد نے کہا ہے کہ ملک کو اس وقت جس نازک صورت حال کا سامنا ہے، ان حالات کے پیدا کرنے میں اور ملک کو مشکل حالات سے دوچار کرنے میں بہت سارے فتنہ پرور لوگوں کا ہاتھ ہے، ان میں سے ایک رہبر کے روپ میں رہزن کا کردار ادا کرنے والے زید زمان المعروف زید حامد ہے، جو ایک ٹی وی چینل پر پروگرام کرتا ہے، لیکن آج ہم زید حامد کا اصل چہرہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں کہ زید حامد کون ہے؟ اس پر جب ہم نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص ملعون یوسف کذاب، جس نے ۲۰۰۰ء میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کو گرفتار کراکے حوالہ زندان کیا تو عدالت نے اس ملعون کو سزائے موت کا حکم سنایا، جس پر زید حامد نے اگست ۲۰۰۰ء کو ڈاؤن اخبار کراچی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ عدل و انصاف کا خون ہے لیکن جیل ہی کے اندر ۲۰۰۲ء میں ایک عاشق رسول نے اس کا کام تمام کیا تھا۔ یہ شخص نعوذباللہ اس کا خلیفہ اول ہے اور اس کا اصل نام زید زمان ہے، چنانچہ جب یوسف کذاب جیل میں قتل ہوگیا تو زید زمان از خود پس منظر میں چلا گیا اور اپنے آپ کو منظر پر لانے کے لئے مناسب وقت کا انتظار

کرنے لگا۔ ایک عرصہ بعد جب عام لوگوں کے ذہن سے یوسف کذاب کا قضیہ اوجھل ہو گیا اور لوگ یوسف کذاب اور اس کے چیلے زید زمان کی دینی اور مذہبی حیثیت سے قریب قریب نا آشنا ہو گئے تو اس نے اپنے باپ کے نام کے پہلے جزو کے بجائے دوسرے جزو کو اپنے نام سے ملایا اور زید زمان کی جگہ زید حامد کے نام سے اپنے آپ کو متعارف کروانے اور منوانے کا ناپاک منصوبہ شروع کر دیا۔

لہٰذا زید حامد اور اس سے اخلاص رکھنے والے مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمیں نہ تو زید حامد سے کوئی ذاتی پرخاش ہے اور نہ ہی ہمارا اس سے کوئی جائیداد یا خاندان کا جھگڑا ہے، اس لئے اگر وہ آج اپنے ان عقائد و نظریات سے توبہ کر لے یا کذاب یوسف علی پر لعنت کے دو حرف بھیج دے تو ہم اس کو گلے لگانے کے لئے تیار ہیں، تاہم جب تک وہ یوسف علی کذاب کے عقائد و نظریات سے مسلک ہے یا اس برأت کا اعلان نہیں کرتا وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی اور غدار ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی و غدار اپنے اندر چاہے کتنی ہی خوبیاں اور کمالات کیوں نہ رکھتا ہو، وہ ہمارے اور کسی سچے مسلمان کے لئے نا قابل برداشت ہے اور ملعون مدعی نبوت یوسف کذاب نے زید حامد کو مختلف پروگراموں اور آڈیو ویڈیو اور کتب میں اپنا صحابی خلیفہ اول اور معتمد خاص قرار دیا ہے، جس کا اعتراف زید حامد نے خود بھی کیا اور وہ ریکارڈ لاہور پولیس کے پاس محفوظ ہے۔

۱:...... ہمارا مطالبہ ہے کہ زید زمان جو ۳۱/ جنوری کو کنونشن سینٹر میں (جاگو پاکستان) کے عنوان اور قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ محمد اقبال اور محب وطن کے نعرے کی آڑ میں اپنے باطل نظریات کا پرچار کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے اور ملک کے دیگر حصوں میں جہاں جہاں وہ پروگرام کرنا چاہتا ہے، حکومت اس کنونشن اور ان پروگرامات پر فوراً پابندی عائد کرے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت اور زید حامد پر ہوگی۔

۲:...... زید حامد علی الاعلان توبہ کرے اور یوسف کذاب کے متعلق اپنے خیالات واضح کرے۔

۳:...... جو ٹی وی چینلز اور دوسرے ادارے اس کے پروگرامات کاسٹ کر رہے ہیں وہ فوراً زید حامد پر پابندی لگائیں۔

۴:...... حکومت زید حامد کے تمام تعلیمی اداروں میں داخل ہونے پر پابندی عائد کرے۔

۵:...... حکومت اس فتنے کو پھیلنے سے روکے، یہ نہ ہو کہ بعد ازاں اس فتنے کے خلاف تحریک چلانا پڑے۔

حلقہ میٹرو ول سائٹ کے کارکنان کا ماہانہ اجلاس

کراچی...۴/ فروری ۲۰۱۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب حلقہ میٹرو ول کے کارکنان کا ماہانہ اجلاس ہوا، جس کی صدارت مولانا قاضی احسان احمد نے کی، آپ کے ہمراہ مولانا توصیف احمد بھی تھے، اجلاس میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، دارالعلوم کورنگی، جامعۃ الرشید، جامعہ بنوریہ سائٹ، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی و دیگر مدارس کے طلبا نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز مولانا محمد عابد کی تلاوت سے ہوا، بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے طلبا کے سامنے ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کیا، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تن من دھن سے کام کرنے کا جذبہ بیدار کیا، کچھ نصیحتیں اور چند مشورے کئے گئے، جس میں طلبا کے ماہانہ اجلاس کو مستحکم کرنا، طلبا کا پابندی کے ساتھ شرکت کرنا، ۲۱/ فروری بروز اتوار میٹرو ول سائٹ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے لوگوں کو آگاہ کرنا، ائمہ مساجد و خطباء حضرات سے ملاقات کرنا، کانفرنس کی محنت اور اعلان کے لئے اپیل کرنا، اور ۲۵/ فروری کو دفتر ختم نبوت نمائش میں ہونے والی طلبا کی تربیتی نشست کے حوالے سے مدارس کے طلبا میں دعوت چلانا وغیرہ۔ تمام شرکا نے عزم کیا کہ انشاء اللہ بھرپور محنت کے ساتھ اس کام کو جاری رکھیں گے اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہر قسم کا تعاون کریں گے، آخر میں مولانا محمد عابد کی دعا سے اجلاس کا اختتام ہوا، اسی طرح دوسرا پروگرام بعد نماز عشاء اورنگی ٹاؤن کی جامع مسجد قبا میں ہوا، جس میں مولانا قاضی احسان صاحب کا ایمان افروز بیان ہوا۔

ناروے اور ڈنمارک کے خلاف

احتجاجی ریلی

بہاولپور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام ۲۹/ جنوری ۲۰۱۰ء کو جامع مسجد صادق سے ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی اور توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کرنے پر ناروے اور ڈنمارک کی شدید مذمت کی گئی۔ ریلی کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی نے کی۔ مسلک اہلحدیث کے ترجمان اور علامہ محمد ریاض چغتائی نے بھی ریلی سے خطاب کیا۔ جماعت اسلامی کے ندیم ہاشمی اور دوسرے مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مصنوعات پر بھی پابندی لگائی جائے۔

سلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

زیر صدارت

حضرت مولانا سائیں مرشدنا

سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف

قطب الاقطاب

مخدوم المشائخ

عبدالصمد ہالیجوی صاحب

دامت برکاتہم

امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ

زیر نگرانی

حضرت مولانا

یادگار اسلاف

عزیز الرحمن جالندھری صاحب

دامت برکاتہم

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تاریخی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

قاسم پارک سکھر

بتاریخ 14 مارچ 2010 بروز اتوار بعد از نماز مغرب

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ

خان محمد صاحب

دامت برکاتہم

مخدوم المشائخ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

071-5625463
0300-8310931
0302-3623805